

۲۲

Checked 1962-63
1962-63
Checked 1962-63

U5430 . 7-12-99

Title - TALEEM AL MUBTADI (Edition 5)

Creator - Sayyed Mohd. Hussain

Publisher - Matba Munshi Nasseer Kishore (Lucknow).

Date - 1883

Pages - 87.

Subject - Taleemul - Ghosia

۱۹۳۷
۲۲

~~۱۵۴۸~~

۵۱۷۰

RECEIVED
JAN 10 1938

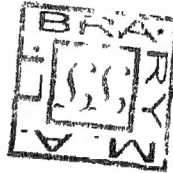
تعلیم المبتدی

حصہ دوم

سب احکم جناب فیضآب جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر ایم ایس انسپکٹر مدارس

ملکا دود کے

سید محمد حسین جٹا



نہی انسپکٹر مدارس خلع بہتاب گڑھ نے مفید الصبیان شرکو ترمیم کر کے شکل نئی
کمالی اور بہت عبارت والفاظ کو سلیس زبان عام فہم سے بدل دیا مزید علیہ
ہدایت واسطے مدرسین کے ہر ایک صفحہ میں اضافہ کر کے دفعہ پنجم کے طلبہ کی
ہتقداد کے مناسب اس کتاب کے بقون کو

حسن ترتیب دیا

بارہجم

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپی

ماہ جولائی ۱۸۸۳ء

1915 230
8-192
22
204a
0042

M.A.LIBRARY, A.M.U.



U5470



دیہات کی صفائی اور تندرستی کی نگہبانی

اس بات کا پورا یقین ہو گیا ہے کہ تپ اور جوڑی اور بیضہ اور دست اور مڑوڑا وغیرہ کاروگ جو سد اہندوستان میں ہوا کرتا ہے وہ دیہات میں اس سبب سے بہت ہوتا رہتا ہے اور جانوں کا نقصان ہو جایا کرتا ہے کہ یہاں گے رہنے والے صفائی اور تندرستی کی نگہبانی کے قاعدوں پر بالکل دل نہیں دیتے ہیں اسلئے سرکار کو اب منظور ہے کہ لوگوں کو اس اچھے کام سے خبر داری اور ہوشیاری حاصل ہو جاوے اور انکو یہ بات سنا دی جائے کہ گاؤں کے رہنے والوں کی تندرستی کے کام میں بہتری اور ترقی ہونے کے لیے انکو کونسی تدبیریں کرنی چاہئیں جس میں خود انھیں کے چین آرام اور تن بدن کا زور اور طاقت اور عمر بڑھنے کا سبب ہو اور انکے لڑکے بڑے بھی جنم بھر اپنی تندرستی اور سلامتی کے ساتھ رہیں سہیں۔

اسی واسطے سرکار نے صاحب کشر مہتمم صفائی اور تندرستی کو یہ حکم بھیجا ہے کہ چھ مختصر قاعدے خوب صاف اور سلیس بولی میں اس کام کے لیے بنا دیں کہ دیہات میں تندرستی کی نگہبانی اور خبر داری کے لیے کون کونسی تدبیریں کرنی ضرور ہیں۔

اسی واسطے یہ نیچے لکھے ہوئے قاعدے بنائے گئے ہیں اور سرکار نے یہ قاعدے دیہات کے گھیا اور سرداروں کو ہانڈ دینے کا حکم دیا اس غرض سے دیدیا ہے کہ کل عالم کا بھلا ہو اور ان قاعدوں کی مدد سے ہندوستانیوں کی تندرستی کی حالت میں اور سلامتی کی نگہبانی میں خوب ترقی ہو جاوے۔

تھوڑے سے قاعدے دیہات کی صفائی اور تندرستی کی نگہبانی کے واسطے

مطلب سرکار کا یہ ہے کہ ہندوستان کے دیہات میں ان دو کاموں کی تدرستی بخوبی ہو جاوے۔

پہلے۔ آدمیوں کے دم لینے کی ہوا کا بگاڑ دور کرنا۔

دوسرے۔ پینے کے پانی کی تدرستی اور تندرستی۔

کیونکہ یاد رکھنا چاہیے اکثر تمام روگ جن سے آدمی اپنے بڑھاپے سے پہلے ہی مر جایا کرتے ہیں ہوا کے بگاڑ یا پانی بگڑ جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔

ہوا کی تدرستی کے قاعدے

۱۔ مناسب ہے کہ گاؤں میں یا آسٹے آس پاس کسی طرح کا غلیظ اور کھڑا اور میلا رہنے نہ پاوے کیونکہ یہ چیزیں سوکھکے ہوا کے ساتھ اڑ جاتی ہیں اور ہوا میں زہر پیدا کر دیتی ہیں اور پھر جسمیں بھی خود آدمیوں کا غلیظ کہ اُس سے بس اُسی وقت سلامتی اور اُسی حالت میں خیریت ہے جب وہ زمین کے اندر گاڑ دیا جاوے پس یہ بات نہایت ضروری ہے کیونکہ آسمان کچھ شہنہ نہیں ہے کہ جو بیمار ہیضہ اور دست وغیرہ آنتوں کا پیاریوں میں پھنس گیا ہو اُس کا غلیظ اگر ہوا میں گھلا ہو اُس کو کھتا رہے تو وہ زہر پیدا کر دیتا ہے اور یہ زہر دوسرے بچے چنگے آدمیوں کو بھی روگی بنا دیتا ہے اس لیے اگر ایسا ہو سکے کہ زمین میں نالیان ہاتھ بھر گہری کھود کر اُسی کے اندر پاخانہ پھر کرین اور شوکھی ہوئی مٹی چار انگل ہر روز بلا ناغہ اُس غلیظ پر ڈال دیا کرین تو بے شک بہت ہی اچھا کام ہو۔

۲۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک ایسی چیز جو غلیظ یا میلی یا بد بو والی ہو جیسے مے ہو جانور یا مارے ہوئے جانوروں کے غلیظ اور کھے اور زنا پاک ٹکڑے اور سڑے ہوئے پھوسے

یا گوشت یا ترکاریاں وغیرہ ان سب کو بھی زمین ہی کے اندر گاڑ دینا واجب ہے ہو مین انکو سوکھ جانے دینا نہایت کشش کی جگہ اور خراب کام ہے اور بڑے نقصان کا گھر ہے۔

۳۳۔ مکانوں کے اندر اور آس پاس جو چھوٹے چھوٹے گڑھے زمین میں ہو جایا کرتے ہیں ان گڑھوں کو بھی مٹی سے خوب پاٹ دینا چاہیے کیونکہ برسات کا جو میلہ پانی انہیں جگہ جمع ہو جاتا ہے جس وقت سوکھتا ہے ہوا میں نہر سپ مار کے تپ اور جوڑی کا لوگ پھیلاتا ہے جو بڑے بڑے خندق یا گڑھے پاٹے نہ جاسکین انکو پاک اور صاف رکھنا ہی بہتر ہے اور انکے کنارے خوب ڈھالو اور صاف اور برابر کر دیئے جائیں۔

۳۴۔ ایسے راستے اور بازار بھی برابر اور سخت رکھنے چاہیے جن میں برسات کا پانی بستی کے باہر تالابوں میں بہ جایا کرے اور جہاں ضرورت ہو وہاں پانی کا راستہ تالابوں کا ڈیا جاوے۔

۵۔ کسی جگہ گہری ٹالیاں نہیں رہنی چاہیے کیونکہ انہیں کچھ جمع ہو کر کالی پڑ جاتی ہے اور جس وقت سوکھتی ہے تو ہوا میں اُسکے زہر کے اثر ہونے سے نہایت نقصان پہونچتا ہے ایسی تمام کچھڑاؤں اور بدبو کی چیزیں زمین میں گاڑ دینی چاہیے۔

۶۔ دیہاتیوں کی کھاد کے ڈھیر جہاں ٹاک بن پڑے رہنے کے مکانوں سے دور رکھے جاوین اور پانی پینے کے کنوؤں کے آس پاس انکو کبھی نہیں رکھنا چاہیے۔

۷۔ دستور ہے کہ ایک جگہ میں بہت سے آدمی جمع ہو جانے کے سبب اُنکے دم سے ہوتا زہر پیدا ہو جاتا ہے اسلیے واجب ہے کہ اُنکے واسطے تازی ہو بہت زیادہ آیا کرے پس نہایت مناسب ہے کہ دیہات میں بازار اور گلی کو سچے ضرورت کے لائق چوڑے اور سچے رکھے جاوین اور کوئی آدمی بازار یا گلی کی زمین داب کر دیو اور نہ اٹھانے پاوے اور نہ کوئی ایسی دیوار بنالیوے کہ جس سے اُسکے پڑوسیوں کی ہوا اڑک جاوے اور کانوں کا بہت پاس پاس اور گھنا ہونا بھی نہیں چاہیے۔

۸۔ اگر مکان اور انگنائی اور گلیوں میں ہمیشہ جھاڑو دیکھا جائے اور کوڑا اٹھا اٹھا کر گھاؤ کے ڈھیروں پر پھونچا دیا جاوے تو دیہات کی بہت پاک صاف رہا کرے اور گاؤں میں بڑے بڑے درختوں سے بھی ہوا کی صفائی ہو جائی کرتی ہے پس جس جگہ کوئی میدان گھلا ہوا ہو وہاں ایسے درختوں کا لگا دینا مناسب ہے۔

پینے کے پانی کی درستی کے قاعدے

۹۔ اس فرض کے لیے یہ بات بہت مناسب ہو کہ جس کوئین کا پانی گاؤں میں ہے اچھا ہو صرف اسی کا پانی پینے کے کام میں آیا کرے۔

۱۰۔ پانی پینے کے کوئین کی ہمیشہ مرمت کرنی چاہیے اور اسکا چوڑائی یعنی جگت دھونڈا ہونا چاہیے۔ کسی آدمی کو یہ اجازت نہ ہو کہ پانی پینے کے کوئین پر نہاویے یا کپڑے دھوئے یا کھانا پکانے کے برتن مانجے۔

۱۱۔ تمام دیہات کے لوگوں کو یہ چاہ دلائی جائے کہ اچھے کوئین کا پانی پیائیں اور پینے کے لیے جس قدر چاہیں کوئین سے پانی لیں لیکن سب لوگ اس بات کی نہایت خبردار رکھیں کہ پھیلی یا تالابوں کا پانی نہ پیئیں کیونکہ انہیں تپ اور جوڑی پیدا کرنے والا ہر ستا ہے۔

۱۲۔ پانی کے کوئین کے آس پاس تمام زمین پاک صاف کرنی چاہیے اور اس پر اچھی طرح جھاڑو بھی دیکھا جائے اور ہر طرح کی کوشش کی جاوے کہ جہیز کوئین کے اندر کوئی میلی چیز نہ جائے پاؤں اور خصوصاً زمین کے اوپر کا پاؤں اس کا پانی جہیز میں نہ پڑے یا کرنے کا زہر رہتا ہے نہ کرنے پاؤں پس و بیوا سے چھوٹتی یعنی جگت کا بنالینا بہت ضرور ہے۔

۱۳۔ اگر کسی گاؤں کے اندر کوئی بیماریا غیز مولی پیدا ہو جاوے تو اس گاؤں کے ٹھیکہ کو چاہیے کہ شربت اسکی اطلاع صاحب کلکٹر ہاؤس کو کر دے جہیز اس عمدہ دار کو جو تندرستی کی نگہبانی کے لیے سرکار سے قریب خبر ہوئے اور وہ نہایت خوش ہے اس گاؤں کے جا کر لوگوں کی جان بچانے میں بخوبی کوشش کرے۔

فہرست مضامین تعلیم المبتدی حصہ دوم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶	پندرھواں سبق شکل زمین کے بیان میں	۱	پہلا چار صاف لفظ اور اسکے عیوب کی ہدایت
۱۷	سولہواں سبق بھائی بہن کی گفتگو	۲	پہلا سبق تصویر بلکہ محفلہ اور انکے اوصاف کے بیان میں -
۱۹	سترہواں سبق بقیہ بھائی بہن کی گفتگو	۳	دوسرا سبق صفائی کے بیان میں
۲۰	اٹھارہواں سبق روٹی کے بیان میں	۴	تیسرا سبق سکندر کے بیان میں
۲۱	اکیسواں سبق اکبر بادشاہ کے بیان میں	۵	چوتھا سبق راجہ پورا و سکندر کے بیان میں
۲۲	بیسواں سبق گھوڑے کے بیان میں	۶	پانچواں سبق سکندر کی مراجعت کے بیان میں
۲۳	اکیسواں سبق اونٹ کے بیان میں	۷	چھٹا سبق پڑھنے کے بیان میں
۲۴	بائیسواں سبق روسے زمین کی خشکی و تری کے حصوں کے بیان میں	۸	ساتواں سبق حکم کے بیان میں
۲۶	تیسواں سبق ہندوستان کی شکل اور عرض طول کے بیان میں -	۹	آٹھواں سبق بقیہ بیان حکم کا
۲۷	چوبیسواں سبق ہندوستان کی وسعت اور آبادی کے بیان میں -	۱۱	نواں سبق ریل گاڑی کے بیان میں
۲۸	پچیسواں سبق ہندوستان کے پہاڑوں کے بیان میں -	۱۲	دسواں سبق دربر کے بیان میں
۲۹	چھبیسواں سبق مکر کے بیان میں	۱۳	گیارہواں سبق دھانی جہاز کے بیان میں
۳۰	ستاسواں سبق آفتاب کا بیان	۱۴	بارہواں سبق چھوٹی الاپچی اور جوز کے بیان میں
		۱۵	تیرہواں سبق فلزات کے بیان میں
		۱۶	چودھواں سبق بقیہ بیان فلزات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵	۴۲۱ یسوان سبق ہندوستان کی پیداوار یوں کے	۳۱	۴۲۱ یسوان سبق دیانت داری کی حکایت میں
	بیان میں	۳۲	۴۲۱ یسوان سبق صواب و جہ کے بیان میں
۳۶	۴۲۲ یسوان سبق گمبھ سے اور رازہ پھینک کے	۳۳	۴۲۲ یسوان سبق داچینی اور لوگ کے بیان میں
	بیان میں	۳۴	۴۲۳ یسوان سبق کالج کے بیان میں
۳۸	۴۲۳ یسوان سبق ابرو برق کے بیان میں	۳۵	۴۲۳ یسوان سبق اودھ کے حاکم کے بیان میں
۳۹	۴۲۴ یسوان سبق نیوٹن صاحب کے بیان میں	۳۶	۴۲۴ یسوان سبق سلطنت اودھ کے بیان میں
۵۰	۴۲۵ یسوان سبق کلبس صاحب کے بیان میں	۳۷	۴۲۵ یسوان سبق محمد علی شاہ وغیرہ کے
۵۱	۴۲۶ یسوان سبق بقید سفر کلبس صاحب کا		بیان میں -
۵۲	۴۲۷ یسوان سبق ملک انگلستان کا بیان	۳۸	۴۲۷ یسوان سبق راجپوتنی کی جرات کے
۵۳	۴۲۸ یسوان سبق بقیہ بیان انگلستان		بیان میں
۵۵	۴۲۹ یسوان سبق گھڑی کا بیان	۳۹	۴۲۹ یسوان سبق ہندوستان کے گھڑوں کے
۵۶	۴۳۰ یسوان سبق شہر لندن کے بیان میں		بیان میں
۵۸	۴۳۱ یسوان سبق لنڈن کے رمون اور	۴۱	۴۳۱ یسوان سبق ہاتھی کے بیان میں
	مکانات شاہی اور گرجوں اور پکوں	۴۲	۴۳۲ یسوان سبق ہاتھی کے اوصاف کے بیان میں
	اور شفا خانوں کے بیان میں	۴۳	۴۳۳ یسوان سبق ہندوستان کے مذہبوں اور
۶۴	۴۳۴ یسوان سبق تعلیم البدی حصہ دوم پہلے		پیشوں کے بیان میں -
	حروف تہجی -	۴۴	۴۳۴ یسوان سبق ہندوستان کی تجارت اور
			بندروں کے بیان میں
			۴۳۵ یسوان سبق ہندوستان کی آب و ہوا کے بیان میں -



خدا کا شکر ہے کہ کتاب تعلیم المبتدی حصہ دوم بعض رسالوں ہندی اور کتب
انگریزی سے انتخاب کر کے آسان زبان میں جسکا سمجھنا لڑکوں کو زیادہ دشوار نہ ہو
دیکھی اور اب بار دیگر بہت سے سبق جغرافیہ ہندوستان بھی امین ایذا دیکھے گئے۔
مدرسوں کو ہدایت کیجاتی ہے کہ لڑکوں کے صاف پڑھنے اور تلفظ پر خیال کیجیں اور
عیوب مفصلہ ذیل کی عادت ہرگز نہ ہونے دیں۔

ہلنا۔

ایک لفظ کو دوبارہ پڑھنا۔

ناک میں پڑھنا یعنی غغغناکر۔

اکھ اکھ کر پڑھنا۔

بہت جلد پڑھنا جسکو پڑھنے والا آپ ہی نہ سمجھے۔

عبارت میں حرفوں کو چھوڑ جانا یا کچھ اور کا او پڑھنا۔

۱

۲

۳

۴

۵

۶

راگ کی طرح لگا کر پڑھنا۔

جو مقام ٹھہرنے کا ہو وہاں نہ ٹھہرنا اور جہاں

نہیں ہو وہاں ٹھہرنا۔

جسطرح صاف صاف باتیں کرتے ہیں اسی طرح پڑھا بھی کریں۔ مدرسوں کو چاہیے
 کہ سبق پڑھانے کے بعد لفظوں کے معنی لڑکوں سے پوچھا کریں اور جسکو معلوم نہ ہو
 اُسکو لفظ کا مادہ بتا کر معنی بتا دیں اور اُسکے مرادف بھی خوب سمجھا دیں اور ہر ایک لفظ
 جتنے معنوں کے لیے مستعمل ہو سب بتا دیں مثلاً پہونچا اور پہونچے یہ دونوں لفظ
 مختلف معنوں میں مستعمل ہیں ایسے الفاظ کے دونوں معنی بتا کر جو اُس مقام کے واسطے
 خاص ہوں اُنکو بتا دیں اور روزمرہ کی گفتگو میں لڑکوں کے تلفظ کو صحیح کرتے رہیں
 اس کتاب میں جانوروں کی حکایات اور کچھ کیفیت قواعد اردو اور جغرافیہ کی لکھی گئی
 تاکہ لڑکوں کا جی پڑھنے میں لگے صحت اور درستی تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے لیے
 اور معنی بتانے کے لیے نمبر دو تاکہ لڑکوں کا دل اور شوق بڑھے۔ تلفظ کی صحت کا
 بہت ہی خیال رکھو۔ جہاں اضافت ہو اُسکا خیال رکھنا چاہیے اور لڑکے پڑھنے میں
 اضافت کا خیال رکھیں۔

پہلا سبق بلکہ محظلمہ کے اوصاف ہیں



ای لڑکویہ تصویر ملکہ معظمہ کی جو یہ ملک انگلنڈ اور ہندوستان کی بادشاہ ہیں اور انکی ہم سب رعیت ہیں۔ ملکہ معظمہ کی خوبان اور تعریفیں بیان سے باہر ہیں جو عمدہ باتیں کہ ماباپ اپنی اولاد اور خاوند اپنی بی بی میں اور اولاد اپنے ماباپن چاہتے ہیں سب ان میں موجود ہیں۔ ۱۶۔ مارچ ۱۸۸۷ء میں انکی مان اور ۱۷۔ دسمبر ۱۸۸۷ء انکے شوہر نے انتقال فرمایا۔ اگرچہ ان حادثوں کا غم تمام ملک کو حد سے زیادہ ہوا مگر ناکہ مدوحہ کو ایسا صدمہ ہوا کہ اکثر لکھنے رہنا پسند فرماتی ہیں پھر بھی عدل اور انصاف میں ذرا فرق نہیں ہے۔ رعایا کو ایسے عادل اور مہربان بادشاہ کو دعا دل سے دینا واجب ہے جسکے عدل و انصاف سے ایک عالم میں امن و چین ہو۔

دوسرا سبق صفائی کے بیان میں

پاک صاف رہنے سے بدن کو طاقت ذہن کو تیزی دل کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ماباپ کے لازم ہے کہ بچپن سے اپنی اولاد کو پاک صاف رکھیں اور کپڑے موٹے یا مہین جیسے بیشتر ہون صاف کر کے پہنایا کریں۔ میلہ کچیلانہ رہنے دین۔ صفائی کے سبب سچے بیمار یوں سے بچتے ہیں اور ذہن تیز ہوتا ہے اور تیز آجاتی ہے اور ہمیشہ وہی عادت رہتی ہے۔

ہدایت ہر اسے مدہ ہیں

الفاظ نمبر ایک سے سولہ تک کے معنی لڑکوں کو سہل لفظوں میں بتاؤ اور جو کوئی لفظ انکی سمجھ کے موافق نہ ملے تو انکو مثال اور بیان سے اسکا مطلب سمجھاؤ اور یہ لفظیں پھر جب اور کسی سبق میں آویں تو پھر انکے معنی پوچھو۔ مثال کے طور پر دو تین ذکر انکے عدل اور انصاف کے اور رعایا کے چین اگر جاتے ہو تو لڑکوں سے بیان کرو اور آگے کے سبقوں میں جن لفظوں پر نمبر لگا دیے ہیں انکے معنی بتاؤ اور مطلب سمجھاؤ۔ علاوہ اس سبق کے میلہ رہنے کی بُرائی اور صفائی کے فائدے بیان کرو۔ اور مثالوں سے مطلب اسکا اور اس سبق کا لڑکوں کے ذہن میں جاؤ۔

لوگوں کو خود بھی اسکا خیال چاہیے کہ صفائی میں نستی نکرین اور اپنے کپڑے اور بدن صاف رکھیں۔ کیونکہ سیکھنے والے لوگوں کو تمیز دار لوگ پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور سب لوگ انکو خیر سمجھتے ہیں۔ پس لوگوں کو لازم ہے کہ ہر روز صبح ہاتھ منہ دھو یا کرین اور مسواک سے منہ صاف کیا کرین اور خدا کا شکر کرین اور صاف کپڑے پہن کر مدرسے جایا کرین۔

صفائی سے تم ہو گے ہر دل عزیز	صفائی سے آئینگی تمکو تیشتر
بشاس و مکان بستر و جسم کی	صفائی سے بہتر نہیں کوئی چیز

تیسرا سبق سکندر کے بیان میں

سکندر فیلقوس بادشاہ مقدونیہ واقع ریاست یونان کا بیٹا تھا۔ ۳۵۶ برس قبل حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا۔ ۲۰ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ اسنے اپنی عقل مندی سے یونان کی سب خود سر ریاستوں کو تابع کر لیا۔ ۳۳۴ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ تین ہزار پادے اور پانچ ہزار سوار یکے پیشیا میں آیا۔ اور شام و روم و بابل و ایشیائے کوچک و مصر و فارس کے ملک فتح کیے۔ ۳۳۵ برس قبل حضرت عیسیٰ کے ہندوستان کے ارادے سے دریائے سندھ پر آیا۔ اُس زمانے میں ہندوستان بہت چھوٹے چھوٹے حصے تھے یعنی صرف شمال میں ایک نلو اٹھارہ پانچ تھیں۔ سکندر نے پہلے اُن راجاؤں کے پاس وکیل بھیج کر چاہا کہ وہ تابعداری قبول کریں۔

ہدایت ہر اسے مدرسین

جن نفلوں پر پھر لگے ہیں انکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ لڑکے شعر موزون پڑھیں اور صاف پڑھیں اور لفظ درست ہو ان سب کا خیال رکھو۔ فقر و صاف صاف پڑھاؤ۔ اور ہر فقرے کے بعد جہاں نشان وقف (-) بنا ہو انکو ٹھہر کر سانس لینے کی عادت ڈالو۔ ملک اور شہر اور دریاؤں کے نام جو اس سبق میں لکھے ہیں انکو نقشہ میں لکھاؤ۔ اگر نقشہ نہ ہو تو بتاؤ کہ یہ مقامات وہاں کے کس کس ملک میں اور کہاں ہیں۔ سندھ عیسوی اور سمت کا فرق بتاؤ۔

بحار کے ایک لاکھ بیس ہزار فوج سے دریائے سندھ پار ہو کر ہندوستان میں داخل ہوا۔ یہاں تک کوئی راجہ اُس کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ اور سندھ کے مشرقی کنارے پر ایک شاہنشاہ عالی شان یسکریا نام نے جبکہ ملک سندھ سے چھٹک نام تھا سکندر کی اطاعت قبول کی۔

چوتھا سبق راجہ پورا و سکندر کے بیان میں

جب سکندر آگے بڑھا تو ہٹھنا پورا اور دہلی کے مشرق سمت کا راجہ جسکا نام پورا تھا بڑی فوج لیکر دریائے جھیل کے کنارے پر جبکہ پاٹ دینت بڑا تھا مقابلہ کو آیا۔ اور ہاتھیوں کی ایسی قطار باندھ دی کہ سکندر کو پار اترنا ممکن نہوا۔ پھر سکندر وہاں پہنچ کر اتر کی طرف ایک جزیرہ دریافت کر کے گیارہ ہزار بہادر فوج کے ساتھ برسات کی اندھیری رات میں اُس پار اتر گیا تب بھی راجہ کو یہ دھوکھا ہوا کہ سکندر چھ ہی آدمی ادھر آگئے ہیں۔ مگر جب اُسکا بڑا بیٹا مقابلہ میں آکر مارا گیا تب اُسکو سکندر کے آنے کا یقین ہو گیا۔ اور خود چار ہزار سوار اور قتل ہزار پیادے چھتری قوم کے لیکر (جو ایسے ڈائی کے کرتب سے واقف نہ تھے کہ سکندر سے بہادر سردار کی لڑی بھگت جنگ از مودہ فوج کے دھاوے کا سامنا کر سکتے) مقابلہ کیا۔ بعد بڑی لڑائی کے راجہ کی فوج بھاگی مگر راجہ خود بہت دیر تک لڑتا رہا اگرچہ وہ خود بھی زخمی ہوا اور اُسکے دو بیٹے مارے گئے۔ آخر کو راجہ نے اطاعت قبول کی۔ پھر بھی سکندر نے اپنی عادت کے موافق راجہ پور کی بڑی عزت اور توقیر کی اور اُسکا ملک اور کچھ اپنی طرف سے

ہدایت ہر اسے مہر میں

جن نفلوں پر مہر لگے ہیں اُنکے معنی پوچھو اور بتاؤ نقشے میں وہ ملک جہاں کا سکندر پہنچنے والا تھا اور وہ جہر سے وہ آیا دکھاؤ ہندوستان کی حدیں نقشے میں دکھاؤ۔ بتاؤ جزیرہ کسکو کہتے ہیں۔ معنی دارالغنا کے جزیرہ لگے ہیں معنی بتاؤ اور مطلب سمجھاؤ۔ تلفظ اور فرقوں کے الگ الگ پڑھنے کا خیال رکھو۔

زیادہ کر کے اُسکو دے دیا۔ راجہ بھی ہمیشہ سکندر کا تابع رہا اور وفادار رہا۔ پھر سکندر دریائے راوی اور چناب کے پار اترا اور اکثر سرکشوں کو شکست دیتا ہوا دریائے ستلج پر پہنچا۔ وہاں اُسے معلوم ہوا کہ گندھ دیش کا راجہ بیش ہزار سوار اور چھ لاکھ پیادے اور نو ہزار تھیلوں سے مقابلہ کو تیار ہو۔ سکندر کا ارادہ تھا کہ اُسکی دار السلطنت پالی پوتھوہین بھی اپنا نشان گاڑ دوں۔ لیکن اُسکی فوج نے جو ہست میں رستے رستے اور سفر کرتے کرتے تھک ہو گئی تھی حکم نہ مانا اور بہت بار دہی ہرگز قدم آگے نہ بڑھایا تب بھجوری سکندر کو پھر جانا پڑا۔

پانچواں سبق سکندر کی مرجھت کے بیان میں

سکندر فوج کے آگے نہ بڑھنے سے ناچار ہوا اور وہاں سے پھرتا اور وہاں سے سندھ کی طرف پھر گیا اور ایک بیڑا ہمازون کا بنوا کر بڑی بھیر بھارت سے دریائے مذکور کے راستے سے اُسکے دہانے تک گیا۔ راہ میں جو جو قومیں دریائے مذکور کے دونوں طرف ملین انھیں زیر کر لیا۔ پھر وہاں سے بلوچستان اور فارس میں ہو کے بڑی تکلیف اٹھا کر بابل میں پہنچا۔ وہاں اُسے بجا آیا اور ۳۲۲- برس آٹھ مہینے کی عمر میں بارہ برس آٹھ مہینے سلطنت کر کے ۳۲۳- برس قبل حضرت عیسیٰ کے انتقال کیا۔ یہ بڑی بہت والا اور عقلمند بادشاہ عالموں کی بڑی عزت کرتا تھا۔ خصوصاً ارسطو جیکم کی جس سے اٹھ برس پڑھا بھی تھا بہت قدر و منزلت کرتا تھا۔ حالت بادشاہت میں بھی اُسکو خط بدستور لکھا کرتا تھا۔ مشہور ہو کہ سکندر کہا کرتا تھا کہ فیلقوش میری زندگی کا سہبب ہوا ہو۔

ہدایت ہر اسے درپیش

جن فطون پر نمبر لگے ہیں اُنکے حنی پوجہ اور بتاؤ نقشے میں مقام دکھاؤ۔ نشان گاڑ دوں بہت باری۔ قدم آگے نہ بڑھایا۔ اُنکے معنی اور مطلب بتاؤ۔

اور اسطونے مجھے زندگی نیک چال سے کاٹنا بتایا ہو۔ جانوروں کے حال کی تاریخ بنانے میں جسکو اسطونے سچا جس جلدوں میں لکھا تھا اور اب وشل جلدیں اسکی موجود ہیں سکندر نے بڑی مدد دی۔ ہزاروں آدمی سکندر نے مالاک ایشیا اور یورپ میں فقط اسواسطے مقرر کیے تھے کہ وہ طرح طرح کے جانوروں کے نمونے بھیجا کریں۔ سکندر کو شعر سے بھی بڑا شوق تھا۔ کتاب انیسٹوڈ ایک نظم مثل مہا بھارت اور شاہنامہ کے یونانی زبان میں ہر اکثر اپنے ٹکے کے نیچے رکھتا تھا اور بڑے شوق سے پڑھا کرتا تھا۔

چھٹا سبق پڑھنے کے بیان میں

فصاحت زبان کی بہت خوب ہو۔ خبر ابی تلفظ کی معیوب ہو
پڑھو صاف آہستہ الفاظ تم ہی بس لیاقت کا اسلوب ہو
لو کون کو چاہیے کہ قاعدے پڑھنے لکھنے کے سیکھیں اور خوب یاد کریں تب
انکے موافق عبارت اچھی طرح صاف صاف پڑھا کریں۔ جو عیب دیکھتے ہیں لکھتے ہیں
ہرگز انکی عادت نہ پڑنے پاوے۔ ابند اسے صاف پڑھنے میں کوشش کریں۔ صاف
پڑھنے سے یہ مراد ہو کہ عبارت پڑھنے میں لفظ بلفظ خود خیال کرتا جاوے اور سننے والا
بھی سمجھتا جاوے۔ گانے کی طرح پڑھنا اور پڑھنے میں ہلنا بہت بڑا عیب ہو۔ جہاں
ایک فقرہ تمام ہو وہاں سانس لینا چاہیے۔ ایک سانس میں ساری عبارت پڑھنے کا

ہدایت برائے مدرسین

جن لفظوں پر ضرب لگے ہیں انکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ الفاظ متعلق جغرافیہ نقشہ میں پوچھو اور بتاؤ۔ شعر و نثر
صاف و درست تلفظ سے پڑھو اور نقشہ میں ایشیا اور یورپ کے حدود کے خط و کھانڈ اور ہر جگہ جہاں وقع
آوے پوچھتے رہو کہ انکو کون کے ذہن میں اسکا خیالی موجود رہے۔ پانچویں سبق سے انکو کون کے دل
اسکا اثر پیدا کرو کہ بہت دالے اور نیک آدمی تھوڑی ہی عمر میں بڑا نام پیدا کر سکتے ہیں۔

ارادہ نہ کرنا چاہیے۔ اگر ایک لفظ کے بعد دوسرا بول جلدی سے سمجھ میں نہ آئے تو اسکو ٹھہر کے اور پڑھنا روک کے نکالو یہ نکر وہ کہ اس میں ایک تار۔ آن۔ یا۔ اُون۔ کا لگاؤ۔ جب لڑکوں کو اسکی حادث پڑ جاتی ہو تو پھر بغیر اسکے وہ نہیں پڑھ سکتے جس فقر کے بعد۔) یہ نشان ہو وہاں ٹھہر کے پوری سانس لینا چاہیے۔

ساتواں سبق حکم کے بیان میں

استاد۔ حکم کسے کہتے ہیں اور کون سا قسم کا ہوتا ہے
شاگرد۔ حکم کے معنی فرمان۔ کہہ ہیں اور اسکی دو قسمیں ہیں امر و نہی۔ امر جیسے کوئی بزرگ یا استاد وغیرہ فرمائے کہ اس کتاب کا پانچواں سبق پڑھ۔ نہی جیسے کوئی بڑا بڑھا منع کرے کہ صحبت بد اختیار نہ کر۔ ہر ایک کو ان دونوں قسموں سے حکم کہتے ہیں۔
استاد۔ یہ تو سچ ہے تم میرا حکم بھی مانو گے۔
شاگرد۔ جی ہاں آپ کا حکم سرانگھوں سے بجالاؤں گا۔
استاد۔ بھلا جو چیزیں اور جو کام تمہیں پسند ہیں انہیں میں سے کسی چیز کے نہ لینے کا یا کسی کام کے نہ کرنے کا میں حکم کروں تو بھی مانو گے۔
شاگرد۔ جی ہاں کیون نہ مانوں گا۔ جھک کر آپ کا حکم اپنے دل کی خواہش سے زیادہ عزت ہو۔

ہدایت برائے مدرسین

جن لفظوں پر غور کرے ہیں انکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ خود عبارت سبق کی پڑھ کے لڑکوں کو طریقہ پڑھنے کا بتاؤ۔ چھٹے سبق کا مثال بتاؤ کہ کیا ہے اور ہمیشہ پڑھنے میں خیال اور تاکید رکھو کہ اس سبق کے مطلب کے موافق لڑکے پڑھیں۔ فقرہ اور وقت کا نشان سانس لینا اور ٹھہرنا بتاؤ۔ تلفظ کا خیال رکھو اور لڑکوں کو غلط تلفظ پر روکتے رہو۔ لڑکوں کے دل میں بزرگوں کا ادب اور حکم ماننے کا اثر اسکے فوائد بیان کر کے پیدا کرو۔ مثلاً اس طرح سمجھاؤ کہ لڑکوں سے انکے بزرگوں کی عمر بڑی ہو اور انھوں نے زیادہ دنیا دیکھی ہے لہذا انکی عقل بھی بڑی ہوگی اور ہر شخص اپنے لڑکے کی اچھائی چاہتا ہو تو جو حکم وہ لڑکوں کو دینگے ضرور لڑکوں کی سمجھ سے زیادہ اور انکی بہتری کا ہوگا۔ سرانگھوں سے بجالاؤں گا۔ اسکے معنی بتاؤ۔

اُستاد۔ جو چیز یا جو کام تمہیں ناپسند ہو اُسی چیز کے لینے کو یا اُسی کام کے کرنے کو میں حکم کروں تو بھی مانو گے۔

شاگرد۔ جی ہاں آپ کا حکم جان و دل سے ماننا چاہیے خواہ پسند ہو یا نہ ہو۔ کس لیے کہ آپ جو حکم فرمائیں گے اس میں بالکل فائدہ ہی ہو گا خواہ دیکھنے میں اچھا نظر آئے یا بُرا۔ اُستاد۔ شاہد حقیقت میں تمہارا فہم اور ذہن خوب پہونچتا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ کس کا حکم ماننا ضرور ہے۔

شاگرد۔ مان۔ باپ۔ اور آقا۔ اور حکام۔ اور بادشاہ۔ اور عہدہ دار۔ اور حکماء۔ اور بزرگوں کا حکم ماننا ضرور ہے۔

اٹھواں سبق بقیہ بیان حکم کا

اُستاد۔ یہ جو تھے اگلے سبق میں بیان کیا سب ٹھیک اور درست ہے۔ لیکن اُنکے سوا اور کون ہے جس کا حکم ماننا نہایت ضرور اور سب پر مقدم ہے۔

شاگرد۔ جو مجھے معلوم تھا میں نے عرض کیا۔ اور بھی کوئی ہو گا کہ جس کا حکم ماننا بہت ضرور ہو گا۔ مگر اس وقت میرے خیال میں نہیں آتا آپ فرمائیں تو میں یاد رکھوں۔ اُستاد۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جس کا حکم ماننا سب پر فرض اور سب حکموں پر مقدم ہے وہ اس وقت تمہارے ذہن میں نہیں آتا۔

شاگرد۔ اس وقت میرا ذہن نہیں پہونچتا اور قیاس کام نہیں کرتا آپ ہدایت فرمائیں تو اچھا ہے۔

ہدایت ہر اسے مہدیین

جن لفظوں پر نمبر لگے ہیں اُنکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ دل و جان سے اسکے معنی بتاؤ۔ عرض کیا۔ کنا۔ فرمایا کنا فرق بتاؤ۔ اور جہاں کہیں اس قسم کی لفظیں آدین آگے بتلاتے رہو۔ قیاس کام نہیں کرتا۔ اسکے الگ الگ اور اصطلاحی معنی بتاؤ۔

اُستاد۔ یاد رکھو سب سے پہلے حق تعالیٰ کا حکم ماننا چاہیے جو ہم سب کا پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا ہے ہمیشہ رزق دیتا ہو اور پرورش کرتا ہو۔ ماباپ سے زیادہ چاہتا ہو اور دن رات کی آفتون سے بچاتا ہو۔ ایسے مالک کا حکم ماننا اور شکر بجالانا اور اُسکی بندگی سر جھکا نا فرض ہو۔

شاگرد۔ بچا ہو مجھے بھی معلوم تھا مگر اسوقت یاد نہ آیا سب سے پہلے اُسکا حکم ماننا چاہیے۔

استاد۔ میں تمہیں حکم دون کہ پڑھو اور منہ کروں کہ بیکار نہ پھرو۔ اور تم زبان سے اقرار کر کے موافق حکم کے عمل نہ کرو تو اسوقت میں بھی کیا یہ کہا جائیگا کہ تم نے حکم مانا۔ شاگرد۔ جی نہیں کس لیے کہ حکم کا ماننا تب پورا ہوتا ہو جسوقت جو حکم دیا جائے وہ کام بھی کیا جائے اور جو بات منع کی جائے اُس سے باز رہے۔ صرف اقرار یا اٹھنا زبان کی حکم ماننا نہیں کہتے ہیں۔

اُستاد۔ جو شخص زبان سے اقرار یا انکار کر کے موافق اُسکے عمل نہیں کرتے اُنکو سب کیا کہتے ہیں اور کیسا جانتے ہیں۔ شاگرد۔ ایسے لوگوں کو سب جھوٹا کہتے ہیں اور بڑا جانتے ہیں۔ اور یہ بڑا عیب اور گناہ ہو۔

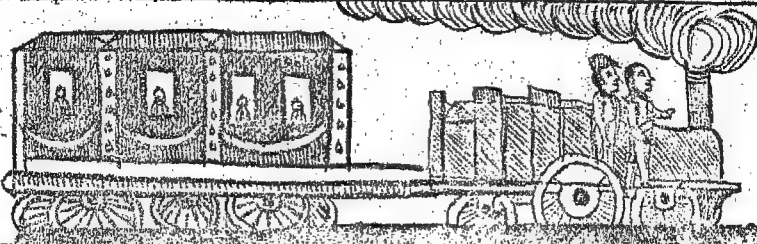
شعر

حق تعالیٰ پنہا میں رکھے جھوٹ کے بولنے کی عادت سے

ہدایت ہر اسے مدرسین

جن لفظوں پر نہر گئے ہیں اُنکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ شکر بجالانا۔ بچا ہو۔ اُنکے الگ الگ اور اصطلاحی معنی بتاؤ۔ خدا کی رزاقی اور مہربانی مثالوں سے بتاؤ اور اُسکے حکم ماننے کا زیادہ اثر دل کو دکھانے پر پیداکرو۔ اقرار کر کے ٹکرنے کی بُرائی زیادہ بیان کرو۔

نوان سبق ریل گاڑی کے بیان میں



یہ گاڑی صرف بھاپ کے زور سے لوہے کی سڑک پر نہایت جلد چلتی ہے۔ اس میں ایک کل ایسی لگی ہے جس کے سبب سے آہستہ اور تیز چلانا آدمی کے اختیار میں ہے اس کو آہٹ کہتے ہیں وہ سب سے آگے رہتا ہے باقی سب گاڑیاں اُس کے پیچھے ایک بعد دوسرے کے زنجیروں سے بندھی رہتی ہیں۔ یہ گاڑی ایک منٹ میں ایک میل چل سکتی ہے مگر ٹوٹنے کے خوف سے دو منٹ میں ایک میل لیجاتے ہیں۔ اس کے سبب سے سوداگری آسان ہو گئی ہے کیونکہ اُن چیمبروں کو جو ایک ملک میں بہت پیدا ہونے کے سبب سے ارژان اور خراب رہتی ہیں اور ملکوں میں جہاں وہ پیدا نہیں ہوتے اور گران قیمت ہیں لیجانا بہت آسان ہو گیا ہے۔ اور یہ سوداگری ملکوں کے میل ملاپ کا سبب ہے۔ پہلے سودا گروں کو زیادہ کرایہ دینے سے اور ہر طرح خوف راہ کے سبب سے نفع کم ہوتا تھا۔ اب تھوڑی محنت میں پہلے سے دو نفع پاتے ہیں۔ ونوں کی راہ گھٹنوں میں ٹھکرانے میں علما وہ اُن کے مزدوروں وغیرہ کی کسائی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

ہدایت برائے درسیں

نمبر گے ہوئے لفظوں کے معنی دیکھو اور بتاؤ۔ بتاؤ کہ بھاپ کس سے بنتی ہے اس تصویر میں دھواں نکلتا ہے۔ انجن۔ اور سواری گاڑی جو بند ہے اور لوہے کی پٹری سب کھاکے بتاؤ کہ کمان ہیں۔ منٹ اور میل کی مقدار بتاؤ۔ ریل کی رفتار کی سرعت کی کوئی مثال دو۔ اور بتاؤ کہ آدمی ایک گھنٹے میں کتنا چلتا ہے اور منٹ اس کو کتنا چلتا ہے۔ یہ بھی بتاؤ کہ ایک گاڑی پر چھکڑے سے کتنا زیادہ مال لدا ہے۔ اور کتنے آدمی بیٹھتے ہیں۔

مگر نادان لوگ اکثر وہ غلطیان کر کے صدمہ بھی اٹھاتے ہیں اول یہ کہ جب ریل گاڑی چلتی ہے اسوقت لوگ سوار ہونے یا اترنے کا ارادہ کرتے ہیں اور اکثر گر کر چوٹ کھاتے ہیں دوسرے گاڑی کو دور سمجھ کے اس کے آگے سے نکل جانے کا قصد کرتے ہیں ایسی صورتوں میں اکثر ہتھیار مر جاتے ہیں یہ عمدہ کاریگری واٹ صاحب بہادر کی نکالی ہوئی ہے۔

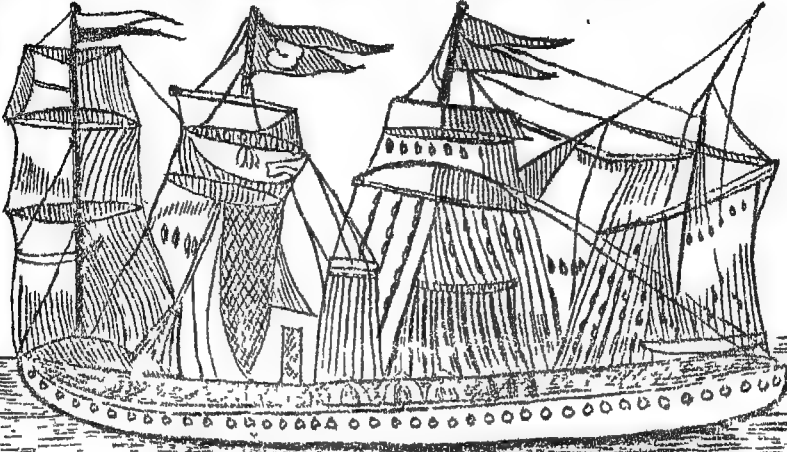
دستوان سبق ربر کے بیان میں

ہندوستان میں تھوڑے عرصے سے ربر کا رواج ہوا ہے۔ حقیقت میں یہ ایک درخت کا گوند ہے کہ مثل پانی کے نکل کر جم جاتا ہے پھر اسکو صاف کر کے ربر بنایا جاتا ہے پستل کے لئے ہوئے حرف اسکے رگڑنے سے مٹ جاتے ہیں اور کاغذ صاف ہو جاتا ہے اور کنگھی اچھی بنتی ہے اور فیٹا بھی نہایت عمدہ بنتا ہے جو کھینچنے سے بڑھ جاتا ہے اور چھوڑ دینے سے پھر میٹ کر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ فلگستان کے عقل مند موزس اور وٹاٹھ منجھ پر اسکو لگاتے ہیں۔ سو اسکے اور بھی بہت کام آتا ہے ہندوستانیوں نے بوجہ ناواقفیت کے ابھی اس سے زیادہ فائدہ نہیں پایا ہے۔ واضح ہو کہ لوشائیون کے ملک میں جو آسام کے مشرق میں ہے ربر بہت ہوتا ہے اور وہاں اسکی بڑی تجارت شروع ہوئی ہے۔

ہدایت ہراسے مدتین

نمبر لگے ہوئے لفظوں کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ ربر کی شکل اور اس کے گھٹنے اور بڑھنے کی خاصیت بتاؤ۔ اور بتاؤ نپیل کس چیز سے بنتا ہے۔ آسام کا ملک نقشے میں دکھاؤ۔

گیا رھوان سبق دُخانی جہاز کے بیان میں



جسطح ریل گاڑی بھاپ کے زور سے خشکی میں چلتی ہو اسی طرح یہ دھوئیں کا جہاز جس کا نقشہ اوپر کھینچا ہو تڑپتی میں چلتا ہو۔ یہ جہاز دو ہپیون سے کئی کلون کے زور سے چلتا ہو اور یہ دونوں پیسے بھاپ کے زور سے چلتے ہیں اور تیزی اور سستی انکی بالکل آدمی کے اختیار میں ہے۔ اس میں موافقت ہوا کی بالکل ضرورت نہیں ہے اور طوفان کا خوف بھی اس میں کم ہے۔ اس کے سبب سے چین و لندن و بنگالہ و سیکلون و مدراس و عدن و جدہ و مصر و عربستان و سندھ و کراچی بندر و ایران و بوشہر و غیرہ میں آدمیوں کی آمد و رفت ہوتی ہے اور سوداگری کا مال اور خطوط و اخبار و غیرہ جلد پہنچ جاتے ہیں مسافروں کو تری کا سفر بہت آسان ہو گیا ہے۔

ہدایت برائے مسافرین

نمبر لگے ہوئے نفلون کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اس جہاز کے نقشے میں یہ بتوار کی جگہ۔ پردے۔ مستقل۔ بیٹھنے کی جگہ۔ سب لڑکوں کے ذمہ نشین کرو۔ نقشے میں مقامات شہر وغیرہ کے وکھاؤ۔ بتلاؤ کہ ہوا کو جہاز کیا علاقہ اور ضرورت ہے طوفان کیا ہو اور سمندر میں چپ آنا ہو تو جہاز کو اس سے کیا غور رہتا ہے۔

بارہواں سبق چھوٹی الائچی اور جوکربیان میں

الائچی ایک خوشبودار عمدہ چیز ہے ہندوستانی لوگ اسکے دانے پان میں کھاتے ہیں اور پٹلاؤں اور زردہ اور تورے وغیرہ عمدہ کھانوں میں خوشبودار کے لیے ڈالتے ہیں اور دواؤں میں بھی اسکا استعمال کرتے ہیں۔ ہندوستان میں ملتا ہوا کوپٹن منگورا اور تمام گرنانگ میں یہ خود بخود جنگلون میں باغیچہ پیدا ہوتی ہے۔ اکثر لوگ الائچی کو شمع و بارش میں دختون کے نیچے ایک خاص ترکیب سے بونٹے ہیں۔ درخت اسکا قریب دو ہاتھ کے اونچا ہوتا ہے اور اسکے خوشے مونگ کی پھلی کے مثل ہوتے ہیں اور پتے ہلدی کے ہنہ زرد ہوتے ہیں۔ اسکی جڑیں جو دو رنگ زمین میں بھی پھیلی ہوتی ہیں انہیں سنہی خوشے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے اسکے کیفیت کے چاروں طرف زمین بھی جوتی ہوئی اور صاف رکھتے ہیں اخیر جاڑوں میں اسکو توڑتے ہیں اور اس جوتی ہوئی زمین سے بھی کھود کر خوشے نکالتے ہیں۔ جو زمین جانی پھیل جاوے اور بٹاویہ اور پٹا ہوا جو بیرون میں پیدا ہوتا ہے۔ اسکا درخت مولسری اور پھل امرو کا سا ہوتا ہے کینے سے رنگ زرد ہو جاتا ہے اور خود بخود پھٹ جاتا ہے اسپر تین قسم کا چھلکا ہوتا ہے اوپر کا ایک انگلی کا دل کا ہوتا ہے اسکو چھیل کر دوسرا چھلکا سرخ رنگ کا جسے جو تری کہتے ہیں خوشبودا ہوتا ہے اسکو نکال کر خشک کر لیتے ہیں وہ بھی کام آتا ہے تب تیسرا چھلکا چھیل کر جوڑ نکالتے ہیں اور کھاری پانی میں چونہ ملا کر اس میں غوطہ دیکر خشک کر لیتے ہیں اسکو سوداگر ملکوں ملکوں بیجاتے ہیں۔

ہدایت برائے مدرسین

نمبر گے ہونے فنکون کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اور بتاؤ پٹاؤ زردہ وغیرہ کیا ہے اور کن لوگوں کا کھانا ہے مونگ پھلی اگر جانتے ہو تو بتاؤ۔ ورنہ کو کے خوشون سے مثال دو مقامات نقشہ میں دکھاؤ۔

تیرھواں سبق فلزات کے بیان میں

فلزات دھاتوں کو کہتے ہیں جو زمین سے نکلتے ہیں۔ مثلاً سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ رانگا۔ جست وغیرہ۔ ان سب میں سونا و زنی اور قیمتی ہو اسکی کان بھی بہ نسبت لوہے وغیرہ کی کان کے کم ہو اور نکلتا بھی تھوڑا ہو۔ امیر لوگ اسکا زیور اپنی حورتوں کو پہناتے ہیں۔ سنار اسکا تار شوت سے باریک کھینچتے ہیں اور ورق ہونکا کا غصہ سے بھی باریک بناتا ہے۔ سونے کا تلخ بھی چڑھتا ہے۔ اسکے پتے کو اشرفی کہتے ہیں۔ چاندی کے سکے ٹور دسیہ۔ اٹھتی۔ چوائی۔ دو والی۔ کہتے ہیں۔ امیر چاندی کی تھالی۔ رکابی۔ پاندان۔ عطر دان۔ کنورے وغیرہ برتن بنواتے ہیں۔ پسلی کانین سونے زیادہ ہیں۔ اس سبب سے اس سے ارزان کہتی ہو۔ تانبا کھانے پکانے کے برتنوں کے بنانے کے یا اور کاموں میں لانے کے لیے ہو۔

چودھواں سبق بقیہ بیان فلزات

پتیل اور پھول مرکب دھات ہیں انکے بھی برتن اور زیور ناسک اور کاشی اور لکڑی میں اچھے بنتے ہیں۔ رانگا آگ پر رکھنے سے جلد گھل جاتا ہے۔ قلعی گرا اسکا تلخ تانبے اور پتیل کے برتنوں پر کرتے ہیں۔ اگر انپر اسکی قلعی نہ ہو تو انہیں کھٹی چیزیں بہت جلد کساکر زہر ہو جاتی ہیں۔ کانسٹہ اور سیسہ اور جست کے ریپور پائل آٹوٹ بچھوے

ہدایت برائے مدرسین

الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اور بتاؤ دھات کیا ہو۔ کان کیا چیز ہو۔ تلخ کس طرح ہوتا ہو۔ تانبا کونسا اور جست جب وزن میں سے ملا کے گلائے ہیں تو پتیل بن جاتا ہے۔ دھات کے فائدے اور مختلف ضرورتوں میں انکا کام میں آنا بتاؤ۔

م قوم کی عورتیں ہنستی ہیں اور بست کے بھی آبخورے و کٹورے و صراحی وغیرہ
 سنتے ہیں۔ صراحی میں امیر لوگ پانی بھر کے برتن میں جھلواتے ہیں تو بہت جلد سرد
 ہو جاتا ہے۔ لوہا سب سے ارزان چیز ہے مگر سب سے زیادہ کام آتا ہے کیونکہ طرح طرح کے
 اوزار جو کسان اور بڑھئی اور معارفوں کے پاس ہوتے ہیں اور سب کلین اور گنڈے
 اور زنجیر وغیرہ اسی کی بنتی ہیں۔ کاریگر لوگ اس سے بہت نفع اٹھاتے ہیں۔ پارہ بھی
 جو ایک سفید رنگ اور ڈھلکھلی چیز ہو کان سے نکلتا ہے اور آگ کی گرمی سے اڑ جاتا ہے۔ اگر اسکو
 قلعی میں ملا کر آئینہ کے ایک طرف لگا دیں تو دوسری طرف صورت معلوم ہونے لگتی ہے۔
 وضع ہو کہ آج کل کئی نئی قسم کی دھاتیں نکلی ہیں انہیں سے پٹی ٹی نم اور الیونیم مشینوں
 اور یہ دھات سب سے زیادہ سخت اور بھاری ہوتی ہے اور آگ سے بھی مین نہیں گھلتی۔

پندرھواں سبق شکل زمین کے بیان میں

اے لڑکوں سطح زمین جو تم دیکھتے ہو گود دیکھنے میں چپٹا معلوم ہوتا ہے لیکن وہ دراصل
 چپٹا نہیں ہے بلکہ گول ہے کیونکہ کرہ زمین بہت بڑا گول ہے اور جب کسی بڑے گولے کا
 بہت ہی چھوٹا حصہ دیکھا جاوے تو وہ چپٹا معلوم ہوگا۔ مثلاً لکڑہ درحقیقت اس میں
 کسی قدر گولائی ضرور ہوگی۔ اور چونکہ تمہاری نظر کرہ زمین کے نہایت ہی چھوٹے حصے کو

ہدایت برائے مدرسین

نمبر لگے ہوئے نقطوں کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ مثالوں سے اور سمجھا کے نقشہ دکھا کے لڑکوں کے دل میں یہ
 گیند کی طرح گول ہونے کا خیال پیدا کرو نقشہ دیکھ کے لڑکے ہمیشہ زمین کو سطح مدور دیکھتے رہتے ہیں۔ کوئی گول دوات وغیرہ
 دکھا کے انکو بتاؤ کہ زمین جیٹی گول نہیں ہے بلکہ متحدہ گول ہے۔ پھر اسکے سطح دکھائی دینے کا سبب بیان کرو۔ لڑکوں
 تختے کے پاس ایجاؤ اور ایک دائرہ کھینچ کے پوچھو کہ آیا یہ گول ہے بعد اسکے ایک ذرا سا کراٹے خط کا رہنے دو
 اور سب مثال دو پھر پوچھو کہ اب یہ گول ہے یا نہیں اسی مثال سے زمین کے گول نہ دکھائی دینے کو ثابت کرو۔

دیکھ سکتی ہو ایسے وہ حصہ خواہ مخواہ نگو چٹا نظر آتا ہو گو دراصل کسی قدر گولائی ضرور رکھتا ہو
 ٹرہ اٹھ یعنی اس زمین کا گولا جیسے تم بستے ہو پانی اور مٹی سے مرکب ہو چنانچہ اسکی سطح پر
 بعض بعض جگہ چاروں طرف منزلوں تک پانی نمودار ہو اسکو سمندر کہتے ہیں اور
 بعض بعض مقام پر کوسوں تک خشکی ہو کہ اسپر کمین جنگل کمین پہاڑ کمین میدان کمین
 ویرانے کمین آبادیاں ہیں بعض بعض شیشیاں تری و خشکی یعنی سمندر اور خشک زمین کے
 سب طرف ہو آئے ہیں اور بہت حال انکا دریافت کیا ہو۔ پس اب بخوبی ثابت ہو چکا ہو
 کہ تمام روئے زمین پر دو تھائی سے زیادہ سمندر یعنی تری ہو اور ایک ٹہائی سے کم خشکی۔

سوطھوان سبق بھائی بہن کی گفتگو

ایک شخص کے ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا ہمیشہ دونوں بھائی بہن اپنے گھر میں
 کھیلا کرتے تھے ایک دن بھائی اپنی بہن کے پاس کھیلنے کو آیا بہن نے اسکو دیکھتے ہی
 کہا کہ بھائی تم میرے پاس سے دور موندھو میں تمہارے ساتھ کھیلو گی اور نہ تمہیں اپنے
 ساتھ کھلاؤ گی۔ بھائی نے کہا کہ بہن میرا قصور کیا ہو کہ تم مجھے ایسی خفا ہو۔ بہن نے
 کہا کہ تم نے میرا آئینہ کل مجھے زبردستی چھین کر توڑ ڈالا اور آج وہ بات بھول گئے
 اب میں تمہیں اپنی گڑیا کبھی نہ دوں گی جو اسے بھی تم توڑ ڈالو تو میں تمہارا کیا کروں گی۔
 بھائی نے کہا کہ بہن میں نے جان بوجھ کر تمہارا آئینہ تو نہیں توڑا کالج کی ڈاکٹر تو
 نازک مشہور ہو باتھ سے چھوٹ کر گر پڑا اور ٹوٹ گیا۔ گریا تو چپتیڑوں کی جی رہی وہ کس طرح

ہدایت برائے مدرسین

نمبر لگے ہوئے نظروں کے معنی بتاؤ۔ گروہ کی گولائی دکھا کے لوگوں کو بتاؤ کہ بہت لوگ زمین کی ایک
 جگہ سے چلے ہیں اور گرد اس کے گھوم کے پھر وہیں پہنچ گئے ہیں اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ زمین گول ہے۔
 نقشے میں تری اور خشکی پہنچاؤ اور دونوں کی مقدار کا اندازہ بتاؤ۔

ٹوٹ جائیگی۔ میری اچھی بہن لال گڑیا مجھے دیکھنے کو دیدے میں ابھی دیکھ کر ٹھہریں
 پھر دوں گا۔ بہن نے کہا میری گڑیا جیتھون کی یا کسی کی ہو تمھاری بلا سے میں اپنی گڑیا
 تمھیں نہیں دیتی میرا ہاتھ چھوڑ دو مجھے شرارت نہ کرو یہاں سے دور ہو۔ میں ابھی اما جان
 کہہ دوں گی کہ میں اپنی گڑیا کو کپڑے اور گنا پھناتی ہوں بھائی مجھے کھیلنے نہیں دیتے۔
 بھائی نے کہا جاؤ تم جو اپنی گڑیا نہیں دیتی ہو تو نہیں سہی اپنی گڑیا لیے مجھے رہو دیکھو
 لی گڑیا کی کیا حقیقت ہو میرے اما جان نے ایک انگریزی باجا مجھے دیا جو وہ ایسا اچھا ہو
 ہم سب ان کے تمھیں ایسا باجا دیکھنا کمان نصیب ہو میں ایسی سچائیں گڑیاں اسپر سے
 صدقہ کر کے پھیک دوں وہ باجا تمھیں ہرگز نہ دکھاؤں گا۔ واہ وا کیا اچھا باجا ہے کہ کسی کے
 پاس ایسا نہ نکلیگا۔ اپنے دروازے پر بٹھکر اُس باجے کو بجاؤں گا وہاں کسی کو نہ آنے دوں گا۔
 بہن نے کہا کہ تم باجا بجاؤ یا جو چاہو کرو مجھے تمھارا باجا نہیں چاہیے مجھے یہ ڈیڑھ دمڑی کی
 گڑیا بہت ہو۔ ابھی تمھارا باجا بڑی قیمت کا سہی جسکی تم تعریف کرتے ہو اسے میں
 پر سون ہی دیکھ چکی ہوں کس کام کا مٹوا کا لاجیسے گھوس۔ بھائی نے کہا کہ تم نے میرا باجا
 کب دیکھا جسوقت مجھے اما جان نے دیا اسی وقت میں نے اسپر غلاف چڑھا کر اٹا رہی
 بند کر دیا تھا فقط ایک لحظہ کو اپنے پڑوسی بھائی قاسم کے دکھانے کو نکالا تھا
 اسوقت تم اما جان کے ساتھ کہیں گئی تھیں۔ بہن نے کہا جس دن اما جان وہ
 باجا لائے تھے اسی دن میں دیکھ چکی اگر مجھے پسند آتا تو پہلے میں لے لیتی تھیں
 نہ مٹا میں نے اما جان سے کہا کہ باجے سے زیادہ مجھے گڑیا اچھی لگتی ہو اسلیے وہ گڑیا
 مجھے دیدی اب میں اپنی گڑیا کی شادی کرونگی۔

ہدایت برائے مدرسین

یہ خاکہ جو اس سبق میں لکھ میں جن پر نمبر لگا دیے گئے ہیں ان کے معنی اور مطلب بتاؤ۔ مثلاً

ڈیڑھ دمڑی کی۔ بے حقیقت۔ مٹا۔ کلہ نافر۔ وغیرہ وغیرہ۔

سترھواں سبق بقیہ بھائی بہن کی گفتگو

جب بھائی لالچ دیکر تھک گیا اور بہن کسی طرح ساتھ کھیلنے پر راضی نہ ہوئی تو ناچا ہو کر کہنے لگا کہ اچھا بہن جب تم اپنی گڑیا کی شادی کرنا ہمیں بلانا ہم بھی آئیگی اور باجی بھی لائیگی خوب سا باجی کرخصین خوش کریگی۔ اس غصے کو دور کرینگے بہن نے کہا کہ غصہ کا ہے کاشی بھائی تم خوشی سے میرے ساتھ کھیلا کرو مگر جو بات میں تم سے کون اُسے مان لیا کرو اور شرارت نہ کیا کرو۔ یہ باتیں اچھی نہیں ہیں جب تم ذرا ذرا سی بات پر ہٹ کرتے ہو تو پیری طبیعت تمہارے ساتھ کھیلنے سے ہٹ جاتی ہو۔ بھائی نے کہا کہ اچھا آج سے میں تمہارے کہنے پر چلوں گا جو تم گموگی وہی کروں گا میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں آئینہ ٹوٹنے کا حال اما جان سے نہ کہنا نہیں تو وہ مجھے مارینگی پھہ میں کیا کروں گا۔ بہن نے کہا کہ بھائی تم ڈرو نہیں مارنا کیسا میں تمہیں خفگی تک نہ آنے دوں گی۔ یہ سب باتیں ان دونوں کی مان ایک گوشے میں کھڑی سن رہی تھی جب ملاپ ہو گیا تو سننے آئی۔ دونوں کو گود میں اٹھالیا اور خوب سا پیار کر کے کہا کہ آئینہ ٹوٹنے سے تم نہ گڑھو میں تم سے خوش ہوں کہ باہم تنہے اتفاق کیا ہو پس دوسرا آئینہ اُس سے بھی اچھا میں ابھی سنگائے دیتی ہوں۔ تم دونوں اسی طرح ہمیشہ ہنسی خوشی کھیلا کرو اور لڑائی جھگڑا نہ کیا کرو۔ الا اِس بات کے سننے سے مجھ کو بیشک افسوس ہوا ہے عہ بھائی نے مجھے آئینہ ٹوٹنے کا حال چھپانا چاہا اور بہن بھی یہ نہ سمجھی کہ جھوٹ بولنا کیا بُرا ہوتا ہے اگر تم دونوں صحیح صحیح حال فوراً مجھے بتا دیتے اور آئینہ کے

ہدایت براے مدرسین

جن الفاظ پر نمبر لگے ہیں اُنکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔

ٹوٹ جانے پر سچی اپنی ندامت ظاہر کر کے عفو چاہتے تو میں اور بھی خوش ہوتی۔

اٹھارھواں سبق روٹی کے بیان میں

ہندوستان میں اکثر گیہون کی روٹی کھاتے ہیں اور غریب لوگ جوار۔ ماش۔
 باجرہ۔ وغیرہ کی بھی گیہون کا آٹا تین قسم کا ہوتا ہے (میتدہ۔ ستوجی یا روا۔ آٹا)
 گیہون کی روٹی بھی بہت طرح سے پکائی جاتی ہے اور انکے نام بھی الگ الگ ہوتے ہیں
 جیسے۔ موٹی روٹی۔ چپاتی۔ پٹھکا۔ خمیر سی۔ مائڈہ۔ گاڈربان۔ گاڈیدہ۔ شیل۔
 باقر خانی۔ پورسی۔ کچوری۔ بے پانی کی روٹی۔ سہال۔ یہ سب خاص کر ہندوستانی کو
 کھاتے ہیں اور صاحبان انگریز پاؤڈر روٹی۔ ڈبل روٹی۔ بسکٹ۔ ان ناموں کی روٹیاں
 کھاتے ہیں۔ بعض جزیرون میں انج نہیں پیدا ہوتا ہے جیسے جزیرہ ملکا میں صرف
 ایک قسم کے درخت کی چھال کو پس کر آٹا بناتے ہیں اور انکی روٹی پکاتے ہیں وہ مفید
 نرم چکنی اور میٹھی ہوتی ہے۔ اسی طرح سے اُن جزیرون میں جو بحر الکاہل میں خط استوا
 قریب واقع ہیں ایک قسم کی سمجھ کے درخت کا گودا ہوتا ہے جب وہ نرم اور کسیدہ نرم
 ہوتا ہے تو اسے کسی چھلنی میں چھان کر روٹی پکاتے ہیں۔ اور اسی طرح سے ایک قسم کے
 درخت کی روٹی جھاڑ کھلاتے ہیں انہیں چھوٹے کھٹل کے برابر سیردوسیر کے بھاری پھل
 لگتے ہیں انکو توڑ کر دو پتھروں کو آگ میں گرم کر کے پھل اُسیں دبا دیتے ہیں۔ پھر کسی
 برتن میں جھاڑ لیتے ہیں تو اُسیں سے عمدہ مفید آٹا گرتا ہے اسکو کم پانی کا چھینٹا دیکر گوندھ کر
 روٹی پکاتے ہیں بعض ملک میں زمین قند کی طرح ایک چیز پیدا ہوتی ہے اُسی کو اوبال کر آٹا بنایا

ہدایت ہر اسے درمیں

جن الفاظ پر نمبر لگے ہیں انکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اگر جانتے ہو تو قطع اور ترکیب سب روٹیوں کی
 بتاؤ۔ خصوصاً غیر کی ترکیب کہ اکثر دلائیوں میں آٹا بغیر خمیر کے نہیں کھایا جاتا۔

روٹیاں پکاتے ہیں وہ بھی بہت نرم اور شیرین ہوتی ہیں اُس چیز کو کسادہ کہتے ہیں۔

امیسوان سبق اکبر بادشاہ کے بیان میں

اکبر بادشاہ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں میں بڑا نیک اور عادل تھا اکثر رات بھر نہ سوتا تھا اور علم کا چرچا رکھتا تھا اور جفاکش ایسا تھا کہ ایک دفعہ اجمیر سے اگر وہ ایک تلووار کو س کی راہ برابر چلا گیا۔ اُسکے عہد میں اکثر قانون کی کتابیں بھی بنتی تھیں انہیں سے آئین اکبری بہت مشہور ہو۔ راجہ بکراجیت نے طرح اُسکے دربار میں بھی بڑے بڑے قابل جمع رہتے تھے انہیں راجہ جو سنگھ بہادری میں اور بیربل بہادری اور لطیفہ گوئی میں اور ابوالفضل انشا پر داری میں اور فیضی فیاضی حکمت میں اور عرفی شاعری میں مشہور تھے۔ اُسکی عقلندی کی ایک یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک دن اُسکی بیوی نے اُس سے کہا کہ بیربل وزیر کا عہدہ میرے بھائی کو دیجیے اُس نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی کو اگرچہ علم بہت ہے مگر یہ کام نہ ہو سکیگا اور کاروبار سلطنت میں غلط پڑیگا۔ بیوی نے جواب دیا کہ آپ اُسکو وزیر بنا کر دیکھ لیجیے اگر کام نہ چلے تو آپ کو اختیار ہے۔ غرض اُنکی خاطر سے اُس نے اپنے سارے کو خلعت ویکر وزیر بنا دیا۔ دوسرے دن دربار میں اُس نے پوچھا کہ اس وقت جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں انکے جی میں کیا بات ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ حضور عالم کسی کے دل کا حال کیونکر معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ جواب سنکر اکبر خپ ہوا اور گھر میں اگر اپنے خاص محل سے کہا تمہارے بھائی کی عقلندی اس جواب سے

ہدایت پر اسے درپیش

نمبر لگے ہوئے الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اکبر کے ہر دل عزیز ہونے کا سبب بتاؤ کہ خاص کردہ نیا دیکھنا جس سبب سے تھا کہ ہندوستان کو برابر جاتا تھا جس بادشاہ میں عدل و نرم ہو رہا ہو وہ بہت نیک نام ہوتا ہو۔

گھل گئی۔ دوسرے دن دربار میں بیرہل کو بلا کر اس سے بھی سوال کیا اُس نے فوراً جواب دیا کہ اس وقت سب کے دلوں میں یہ بات ہو کہ حضور کی سلطنت ہمیشہ قائم رہے اگر یقین نہ تو دریافت فرمائیے۔ پس ظاہر تھا کہ اگر لوگوں کو ایسا خیال نہ بھی ہوتا تو بھی اسکے خلاف کرنے کی جرأت کرتے۔

بیشواں سبق گھوڑے کے بیان میں



یہ تصویر گھوڑے کی ہے یہ سب جانوروں میں خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے نمونہ میں گھس جانے کے خوف سے نعل باندھے جاتے ہیں۔ گھوڑوں کی بہت قومیں ہیں عربی۔ تازگی۔ ترکی۔ عراقی۔ کھٹی۔ ویلڈ۔ کیٹ اور برہما کا گھوڑا۔ گھوڑے کے رنگوں کے یہ نام ہیں سبزہ۔ کیت۔ سمند۔ سرنگ۔ نقرہ۔ وغیرہ۔ اس جانور کو لگام اشارے سے جدھر موڑتے ہیں مڑ جاتا ہے۔ ہندوستانی لوگ اسکی پیٹھ پر عرق گیر اور چار جامہ تنگ سے کیپچر کوڑی اور مچی لگا کر زین پوش اور رکابین ڈالکر لگام دیکر سوار ہوتے ہیں۔ اور غریب اور راجہ اور ستارہ پیشانی وغیرہ گھوڑوں کو منگوں سے سجھ کر اپنے پاس نہیں رکھتے ہیں۔ اور صاحبان انگریز کسی طرح کے گھوڑے کو منگوں نہیں جانتے اور انپر صرف عرق گیر اور گاٹھی تنگ سے کیپچر لگام دیکر رکابین ڈال کر

ہدایت برائے مدرسین

مقامات نقشے میں دکھاؤ۔ رنگ سمجھاؤ۔ عیب جو گھوڑوں کے لکھے ہیں اگر جانتے ہو تو بتاؤ۔

گاٹھی اور چار جامہ کی شکل اور دونوں کا فرق بتاؤ۔

سوار ہوتے ہیں۔ یہ جانور گاڑی میں بھی جوتا جاتا ہے اور اسپر غلہ وغیرہ کی گونین بھی لاوی جاتی ہیں اور فوج کے لوگ اسپر سوار ہو کر لڑائیوں میں جاتے ہیں۔ ایسی فوج کو رسالہ کہتے ہیں حقیقت میں یہ جانور نہایت وفادار ہوتا ہے۔ عرب کے لوگ اسکو اولاد کی طرح پالتے ہیں۔

ایکسوان سبق اونٹ کے بیان میں



یہ تصویر اونٹ کی ہے اسکے پیڑھے پیچ پر کوہان گردن لمبی ہوتی ہے۔ ٹٹا ہر میں اسکا ڈیل ڈول نہایت خراب ہے مگر یہ جانور سختی اور برے کام کا ہے۔ اسکے پیٹ میں ایک تھیلی لگ رہتی ہے اس میں پیتے وقت یہ پانی بھر لیتا ہے جسکے سبب سے اسکے دل کو ایسی طاقت رہتی ہے کہ عرب کے ریگستان میں جنگلون میں جان پانی نہیں ملتا ہے بوجھ لاوے ہوئے بھوکھا پیاسا منزلوں چلا جاتا ہے اور تھکتا نہیں۔ اسی سے عرب کے لوگ اسکی بڑی قدر کرتے ہیں۔ سوداگر لوگ تجارتی مال لاوے ہوئے ہزاروں اونٹ کی قطار

ہدایت برائے مدرسین

اونٹ کی قطع اسکے پیروں کی خاص کر نہاٹ کہ ریت میں چلنے کے قابل ہوتے ہیں سہم اور کھروں سے فرق بناؤ۔ عرب میں ریت کی زمین اور پانی کی قلت اور اس جانور کا آس ملک کے مناسب پیدا ہونے سے خدا کی قدرت کا اثر لکون کے دلون پر پیدا کرو۔

یا ایشیائے روم - عرب - اور وسط میں افغانستان - ایران - تبت چینی تاتار -
 زمین کے چوتھے حصے میں جتنے ملک پورب اور کچم کی جانب میں آفتاب انکی سیدھ پر ہے - اسی سے
 وہاں بہت گرمی ہوتی ہے - اور اتر دیکھن کی طرف جتنا دور ہوتے جاؤ گے اتنی سردی
 ہوتی جائیگی - یہاں تک کہ نہایت فاصلے پر نہایت سردی ہوتی ہے -
 زمین آفتاب کے گرد ۴۵۶۵ دن ۶ گھنٹے میں ایک دفعہ گھوم جاتی ہے وہی سال
 کہلاتا ہے اور ہم گھنٹوں میں اپنے محور کے گرد پھر جاتی ہے اسی کو رات دن کہتے ہیں -
 غرض زمین ہر وقت دو حرکتوں میں رہتی ہے جیسے بھنورا گھمانے ہیں تو وہ گھومتا ہوا
 آگے کو بڑھتا ہے ویسی ہی زمین محور پر گھومتی ہوئی آفتاب کے گرد دوڑ رہی ہے -

یونیسٹوان سب سے ہندوستان کی شکل اور عرض و طول کے بیان میں
 جس ملک میں تم رہتے ہو اسکو ہند یا ہندوستان کہتے ہیں - اگر اسکی شکل تم نقشہ پر
 دیکھو تو کھو معلوم ہو گا کہ وہ شلت کی صورت کا یعنی ٹکونہ ہے - وہ حقیقت بہت بڑا
 ملک ہے اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ اور بڑے بڑے دریا اور بڑے بڑے سپاٹ میدان
 آباد و پران اور بڑے بڑے جنگل ہیں - اس ملک کا زیادہ سے زیادہ طول پنجاب کی
 شمالی حد سے لیکر اس گماری ملک اٹھارہ سو میل کے قریب ہے اور عرض بھی کراچی سے
 لیکر آسام کی شرقی حد تک قریب قریب اسی قدر ہے - پس اگر کوئی شخص ہندوستان کے
 ایک سرے سے دوسرے تک براہ راست سفر کرنا چاہے اور مان لو کہ پہاڑ اور دریا

ہدایت برائے مریضین

گرمی کے زیادہ ہونے کا سبب سمجھاؤ - جو بیچ زمین کا نقشے میں دکھاؤ - اور سمجھاؤ کہ سطح سورج آگ کے
 سامنے رہتا ہے - زمین کی دونوں گردشیں کسی چیز کو گھما کے سمجھاؤ - اور دونوں حرکتیں ٹوٹا بھنوںے کی جھکو
 پہنکی بھی کہتے ہیں مثال سے سمجھاؤ ان گردشوں سے کسی گول چیز کو گھما کے رات اور دن کا ہونا سمجھاؤ -
 ہندوستان کی شکل نقشے میں دکھاؤ - بوٹ پر کھینچ کے بتاؤ - راس گماری اور پنجاب دکھا کے زبان بتاؤ -
 عرض چوڑی سی چوڑی جگہ دکھاؤ - اور خوب طبع بہت سمجھاؤ اور یاد کرواؤ -

اور جنگل جو بیچ میں مائل ہیں عبور کرتا چلا جائے اور ہر روز بیسٹیل میل برابر چل کرے تو تین مہینے کامل اُسکو اس سفر میں صرف ہونگے۔ اگر تم نقشہ ایشیا کو دیکھو تو تمکو معلوم ہوگا کہ ملک ہندوستان اُسکے جنوب میں واقع ہے اور ملک کور کی شمالی جانب پہاڑوں کا لمبا سلسلہ ہے اُنکو کوہ ہمالیہ کہتے ہیں اور یہ تمام دنیا میں سب پہاڑوں سے اونچے ہیں۔ مغرب کی جانب کوہ سلیمان ہے اور مشرق کی طرف اور پہاڑ ہیں۔ الہ جنوبی حصہ ہندوستان جسکو بحر ہند کہتے ہیں گھرا ہوا ہے یعنی جو حصہ اس ہندوستان کے یورپ ہے اُسکو خلیج بنگالہ اور جو بچھم ہے اُسکو بحیرہ عرب کہتے ہیں۔ اور کل کو بحر ہند جو دو ٹکے دکھن کی طرف چلا گیا ہے۔ پس ملک ہندوستان کے حدود یہ ہیں شمال میں کوہ ہمالیہ۔ مشرق میں بعض پہاڑ اور خلیج بنگالہ۔ اور مغرب میں کوہ سلیمان اور بحیرہ عرب۔ اور جنوب میں بحر ہند۔

چوتھیوں ان سبق ہندوستان کی وسعت اور آبادی کے بیان میں

ہندوستان کا طول اور عرض اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ اب اگر تم اُسکا رقبہ دریافت کرنا چاہو تو میں تمکو بتا دوں گا۔ لیکن پہلے تمکو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ جس طرح عرض و طول کا شمار طولانی گز اور طولانی میل وغیرہ سے ہوتا ہے اسی طرح رقبہ کا شمار مربع گز اور مربع میل وغیرہ سے کیا جاتا ہے اور طولانی میل اور مربع میل میں یہ فرق ہے کہ طولانی میل صرف ایک میل کے فاصلے یا دوری کو کہتے ہیں اور مربع میل سے ایک میل لمبی اور ایک میل چوڑی وسعت مراد ہے۔ پس اگر تم ہندوستان کی وسعت یا اُسکے رقبہ کو پوچھو تو اسی میں ایسے ایسے

ہدایت برائے مدرسین

نمبر لگے ہوئے الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ پہاڑ اور ہندی ہندوستان کی نقشے میں دکھاؤ۔ اور حدیں زبانی یاد کرو۔ طولانی اور مربع میل کی شکل اور اندازہ بتاؤ۔ چھوٹی چھوٹی خود مختار ریاستوں کا تعلق مرکزی حکومت سے دو ایک کے نام بتاؤ۔ اور فرانسیسی اور پرتگیزی علمداری کا تمام خاص کر سمجھاؤ۔

پندرہ لاکھ مربع میل سے کسی قدر زیادہ ہیں۔ اور انہیں بائیس کروڑ کے قریب انسان آباد ہیں۔ سرکاری علداری کے علاوہ ہندوستان میں دوستو کے قریب چھوٹے بڑے راج اور ریاستیں ہیں اور کچھ تھوڑی سی علداری صاحبان فرانسس اور پرتگیزی بھی ہیں۔ یہ سب ملکر کچھ لاکھ مربع میل سے کسی قدر زیادہ وسعت میں ہیں پس نو لاکھ مربع میل سے جیسی قدر زیادہ سرکار انگریز کی علداری میں ہیں۔

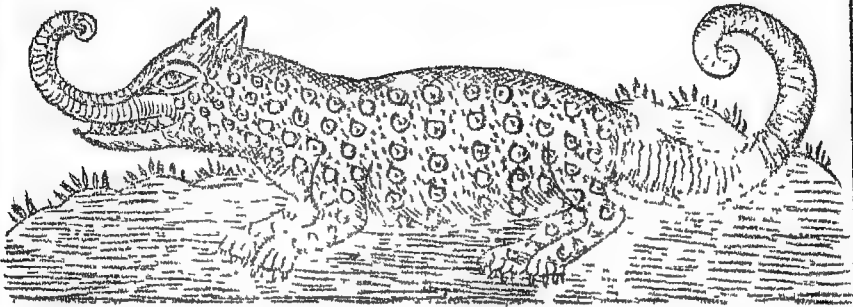
پچیسواں سبق ہندستان کے پہاڑوں کے بیان میں

استوائی کوہ ہمالیہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ہندوستان میں پہاڑوں کے اور بھی بڑے بڑے ٹھلے ہیں۔ اور انہیں سے کوہ ہندوچیا چل اور شرقی وغربی گھاٹ خاص خاص ہیں اور کوہ ارٹولی اور نیلگری بھی مشہور پہاڑ ہیں۔ تم جانتے ہو کہ دنیا کی نہایت گرم ملکوں میں بھی اگر تم پہاڑوں کی بلندی پر چڑھو تو جس قدر سطح زمین سے بلند ہوئے جاؤ گے اسی قدر زیادہ سردی معلوم ہوتی جائیگی۔ آخر تیش اس قدر سردی ہوگی کہ پانی و مان اپنی اصلی حالت میں نہیں رہ سکتا بلکہ کانچ کی طرح جم جاتا ہے اور برف نہ کہلاتا ہے۔ برف بھی دمان نہیں برستا ہوا لافید شفاف ہلکے پڑوں کی شکل کے ریڑھے برف کے بجائے گرتے ہیں اور برف نار ان کہلاتے ہیں۔ کوہ ہمالیہ اس قدر بلند ہے کہ اگر آپ کے تپے اس کے جیسا تجھ کو ابھی بتایا گیا ہے برف سے ہمیشہ چھپے رہتے ہیں۔ وہ بڑے ہلکے۔ اور کچھ جگہ اس کی نہایت اونچی چوٹیاں ہیں ان سے زیادہ اونچی کوئی چوٹی اب تک نہیں دریافت ہوئی ہے۔

ہدایت برائے ماریٹین

انہوں نے منی بتاؤ پہاڑوں کے مقام دکھاؤ سردی کا سبب پہاڑوں پر اچھی طرح سمجھاؤ۔

چھینٹوان سبق مگر کے بیان میں

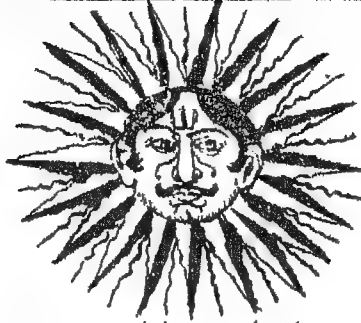


سب درندوں میں تائبض حضرت تائبض گرجاں میں انکے نہیں پہنستا ہی ہرگز ایک مگر یہ تصویر مگر مٹی ہی جو دریائی جانوروں میں سب سے زیادہ ہیبت ناک اور وحشت ناک ہو۔ اکثر تالابوں میں بھی نظر آتا ہے۔ اور کبھی خشکی پر بھی چرنے آتا ہے۔ سیسے کی گولی اکثر اسکے بدن پر اثر نہیں کرتی ہے کیونکہ اسکے بدن پر زلدار چمکے ہوتے ہیں۔ وہ تلوار سے بھی نہیں کٹتے ہیں۔ اسکی پیٹھ کا رنگ بھورا اور پیٹ کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اسکا منہ اتنا لمبا ہوتا ہے کہ ایک بکری کا ایک ٹٹہ چراتا ہے۔ ساتھ دانت اسکے ہوتے ہیں اور دونوں اگلے پنجوں میں پانچ پانچ انگلیاں اور پچھلے پیروں میں چار چار انگلیاں ہوتی ہیں۔ ناخن لمبے نوک دار اور دم بھی لمبی زبردست ہوتی ہے۔ یہ جانور سیدھا خوب دوڑتا ہے اور گھومنے میں دیر لگتی ہے۔ اسواسطے جب یہ کسی کے پیچھے دوڑے تو اسکو لازم ہے کہ آڑا تر چھاپ کر تارٹا ہوا بھاگے۔ اسکی مادہ دریا کے کنارے ۸۰۔ اور ۱۰۰ تک انڈے دیتی ہے اور صرف آفتاب کی گرمی سے بچتے بچتے ہیں یہ جانور ہندوستان اور مغربی اور وسطی وغیرہ میں اکثر ہوتا ہے۔

ہدایت برائے درندین

الفاظ کے معنی بتاؤ۔ اور جغرافیہ کے مقامات نقشے میں دکھاؤ۔ لاکون کو سمجھاؤ کہ جس طرح شیر چھاپوں میں آتا ہے۔ شامین پرندوں میں بادشاہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح مگر دریائی جانوروں میں سب سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ستائیسواں سبق آفتاب کا بیان



شاہ ظہور تخت گردون پر ہوا ہی جلوہ گر آنکھ کھولو غافل و مصروف کار و بار ہو
 آفتاب جسکی یہ تصویر ہر روز پورب کی طرف سے نکلتا ہے۔ نکلنے کے وقت شمع نرگت
 ہوتی ہے۔ پھر جتنا اونچا ہوتا ہے اتنی ہی اور چمک زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ تھوڑے عرصے میں
 اس سے کوئی آنکھ نہیں ملا سکتا ہے۔ اگر کوئی اسکو آنکھ بھر کے دیکھا کرے تو آنکھیں
 چمٹھیا جاتی ہیں۔ مگر عجب آفتاب کی طرف دیکھ سکتا ہے۔ جب اسکے نکلنے کا وقت
 قریب ہوتا ہے تو کچھ روشنی پھیلتی ہے اسیکو صبح کہتے ہیں اور ۲۴ گھنٹوں میں ساری دنیا اپنے
 ایل کے گرد گھوم جاتی ہے اسی سے رات دن پیدا ہوتا ہے زمین سے یہ بہت دور ہے ہر قسم کے
 اناج اور پھل وغیرہ اسی کی گرمی سے پکتے ہیں اور حیوانات کے خون میں اسکی گرمی سے
 تازگی رہتی ہے۔ جب یہ مشرق سے مغرب کی طرف جا کر ڈوب جاتا ہے تو رات ہو جاتی ہے تب
 سب انسان اور بعض حیوان سو رہتے ہیں۔ مگر اُتو اور چمکا ڈر اُڑا کرتے ہیں
 اور شیر وغیرہ جنگلون میں پھرا کرتے ہیں ڈوبنے کے وقت اسکا رنگ سرخ دکھلائی دیتا ہے

ہدایت برائے ماریٹین

الفاظ کے معنی پوچھو اور پتاؤ۔ دن کے فائدے کہ کام کاج کے لیے ہے اور رات کے فائدے
 کہ آرام کے واسطے ہے سمجھاؤ زمین کا سورج کے گرد گردش کرنا یاد لاؤ۔

اٹھائیسواں سبق دیانت دار کی حکایت مین

ایک مزدور نے ایک تھیلی راہ مین پڑی پائی اُسین دوسو روپیہ تھے مزدور نے یہ خیال کیا کہ اگر مین اسکو خرچ کرونگا تو تھوڑے دنوں مین خرچ ہو جاوے گا اور اُسکے مالک کا قرض مجھ پر ہوگا۔ اُسکے مالک کی تلاش خود کرنے لگا اور اپنے دوست آشنا سے بھی اُسکا حال بیان کیا اور مالک کی تلاش کے واسطے کہنیا۔ مگر تھیلی کا مفصل حال اسلئے نہ بتایا کہ شاید کوئی بے ایمان کہنے لگے کہ میری ہوا و سب پتا چو اُسے سن لیا ہو بیان کر دے۔ آخر کچھ دنوں مین اُسکے مالک کو یہ خبر پہنچی مزدور کے پاس آیا اور اُس سے پوچھا مزدور نے اقرار کیا اُسے تھیلی کا نشان پوچھا اُسے سب ٹھیک ٹھیک نشان تھیلی اور مقام کرنے اور سکہ روپیوں کا بتا دیا۔ تب مزدور نے وہ تھیلی اُسکو دیکر روپیہ گنوا دیے مالک اُسکی ایمانداری سے بہت خوش ہوا اور مین روپیہ نکال کر مزدور کے آگے رکھ دیے اور کہا جس طرح آپنے تھیلی دیکر مجھکو احسان مند کیا ہو اُسی طرح ان روپیوں کو لیکر احسان مند کیجیے۔ مزدور نے انکار کیا اور کہا کہ جس طرح آپنے تھیلی لیکر مجھکو ہمدردی کی وہی ہے اس احسان سے بھی متجان کیجیے مگر مالک نے ہرگز مانا ناؤ۔ کہا کہ اگر آپ کچھ نہ لینگے تو مین تھیلی بھی نہ لوں گا اور تھیلی مزدور کے سامنے رکھ دی تب مجبور ہو کر مزدور نے صرف پانچ روپیہ نکال لیے دیکھو اس ایمانداری کی بدولت مزدور کا نام آج تک چلا جاتا ہے۔

ہدایت ہر اسے مدرسین

الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ ایمانداری سے خوشی۔ آرام۔ اور نیکنامی محل ہو سکے کی شالین بیان کرو۔ کہ لڑکوں کے دنوں مین بچائی اور ایمانداری کا اثر ہے۔ سکے کو کہتے ہیں۔ اور ہر ایک مالک اور ہر ایک سکے کا علم ہو سکے کی ضرورت مختصر طور سے سمجھاؤ۔ سکے دس کے لفظی اور اصطلاحی معنی بتاؤ۔

انتیسواں سبق صوبہ اودھ کے بیان میں

صوبہ اودھ ملک ہندوستان میں نیپال اور دریائے گنگا کے درمیان میں ہے۔
 ہندوؤں کی بادشاہت میں اسکا دارالسلطنت اجودھیا یا اودھ پوری تھا ہندو اپنا
 اسکو اپنا تیرتھ جانتے ہیں کیونکہ راجہ راجندر جی یہاں پیدا ہوئے تھے اور انکا تختگاہ یہی ہے۔
 اجودھیا سے پچھم طرف دو کوس پر فیض آباد ہے۔ جسکو بنگلہ بھی کہتے ہیں اسکو نواب
 ابوالمنصور خان صفدر جنگ بہادر نے بسایا تھا۔ پہلے اودھ کے حاکم اسی میں رہتے تھے۔
 نواب شجاع الدولہ بہادر نے اسکو خوب آباد کیا انکا مقبرہ بھی یہیں ہے۔ نواب آصف الدولہ بہادر
 کے وقت سے یہاں کے حاکموں نے لکھنؤ میں رہنا پسند کیا اس ملک کے شہروں میں
 فیض آباد اور لکھنؤ اسوا سے مشہور ہیں کہ قابل اور ہنرمند لوگ یہاں رہتے ہیں۔ اور ہر پانچ
 سید سالار مسعود غازی کے دفن ہونے سے مشہور ہے قصبہات میں بلگرام۔ ایٹھی۔ کاکوری۔
 ردولی۔ پھانی۔ گوپاٹو۔ نیدپور۔ وغیرہ ہنرمند اور امیر لوگوں کے رہنے سے مشہور ہیں۔
 اودھ میں چوبیس ہزار میل پرچہ زمین اور ایک کروڑ تیس لاکھ آدمیوں کی آبادی ہے۔
 بہمن بہت ہیں پھتری انے کم۔ دریا اس ملک کے یہ ہیں گھاگرہ۔ سرجو۔ کلیانی۔
 گومتی۔ ٹیرھی۔ وغیرہ زمین یہاں کی برابر ہے کوئی پہاڑ نہیں ہے۔ غلہ بھی ہر قسم کا پیدا
 ہوتا ہے۔ اور ملکوں سے یہ ملک بہت تر و تازہ ہے۔ مگر روٹی کم پیدا ہوتی ہے جو جانا کے
 قریب یہاں کے ملکوں سے بہت آتی ہے۔ اب پوست بھی زیادہ بویا جاتا ہے اور خاص شہر لکھنؤ میں
 ایشیوں کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ پیسہ ارڈہ کے لوگ اور مقاموں سے زیادہ بہادر اور قدراؤ بڑھے ہیں
 شائع سے یہ ملک سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے اس ملک کے چار حصے کیے گئے ہیں
 اور ہر حصے میں تین تین ضلع ہیں وہ آگے لکھے جاتے ہیں۔

چراغیت برائے ہر تین

الفاظ کے معنی پرچہ اور تار و تار۔ ہر تین ضلعوں میں دیکھا اودھ کے بیان کو خوب یاد رکھا اودھ کا ذکر آگے کی باتوں کے
 بیان کے پڑھنے میں آسانی ہو۔ تھا کہ ہم اودھ میں رہتے ہیں۔ وہاں لوگوں کے مقامات اور حدود و نقشے ہیں دیکھا اور

نام قسمت

نام ضلعون کے

لکھنؤ

لکھنؤ۔ اناام۔ بارہ بنکی۔

راسے بریلی یا بیسوارہ

راسے بریلی۔ پرتاگڈھ۔ سلطانپور۔

فیض آباد

فیض آباد۔ گونڈا بہرائچ۔

سیتاپور

سیتاپور۔ ہردوئی۔ کیرمی۔

اب اس ملک کے حاکم اعلیٰ جناب صاحب چیف کشتربہادر ہیں جو آلہ آباد میں رہتے ہیں اور نواب لکھنؤ گورنر بہادر بھی کہلاتے ہیں۔ سب سے بڑے حاکم اب لکھنؤ میں جناب صاحب جوڈیشل کشتربہادر ہیں انکے اجلاس میں فوجداری اور دیوانی کے مقدمے فیصل ہوتے ہیں۔ یہ صاحب چیف کشتربہادر کے مددگار ہیں۔ ہر ایک قسمت میں ایک ایک صاحب کشتربہادر مقرر ہیں جنکے سامنے بڑے بڑے مقدمہ مال و دیوانی فوجداری پیش ہوتے ہیں اور انکے نیچے ہر ایک ضلع میں ایک ایک صاحب ڈپٹی کشتربہادر ہیں اور ہر صاحب ڈپٹی کشتربہادر کی مددگاری میں اسٹنٹ کشتربہادر اور اکسٹرا اسٹنٹ کشتربہادر اور تحصیلدار وغیرہ رہتے ہیں۔

میسوان سبق دارچینی اور لونگ کے بیان میں

دارچینی ایک خوشبودار چیز ہے جو گرم مصالح اور دواؤں میں پڑتی ہے۔ اسکا عرق اور تیل سیج کے درد کو بہت مفید ہے۔ جزیرہ سیلون میں جسکو عرب سرانڈیپ اور ہندو لکھا کہتے ہیں اسکے درخت بہت ہیں اور اکثر باغون میں بونے جاتے ہیں۔ جب سکا

ہدایت براسے مدرسین

سبق متون کے مقامات اور حدود نقشہ میں دکھاؤ۔ قصبہ اور گائون اور شہر کا فرق بتاؤ۔ نقشہ میں مقامات بتانے کے پھر لکھو کہ کون سے صوبہ والے ہیں۔ اور نقشہ میں خوب شوق کراؤ۔ حدود کے فرق اور متون کی تقسیم و درجہ فوجداری۔ اور مال۔ کی تصریح بتاؤ۔ صفائی اور درستی نقطہ کے ساتھ پڑھنے کے لیے پھر یاد دلایا جاتا ہے۔

درخت میں برس کا ہو جاتا ہے تب اسکی شاخوں میں جو اکثر سیدھی ہوتی ہیں چاقو سے خط
 کھینچ دیتے ہیں جب چھال اسکی خشک ہو جاتی ہے تب اسکو الگ کر لیتے ہیں۔ اسکے پھل اور جڑ کا بھی
 تیل کھینچا جاتا ہے وہ بھی خوشبودار اور جادو ہوتا ہے۔ آگے اسکی پتیاں بنتی تھیں جب تک
 جزیرہ سیلون میں قوم چنگی علمداری تھی تب تک بے انکی اجازت کے کوئی اسکی سوداگری
 کر سکتا تھا اور نہ کوئی بونے پاتا تھا اس سبب سے بہت گراں تھی جب سے سرکار انگریزی کی
 علمداری ہوئی تب سے سکوداگری اور بونے کا اختیار ہو لوگ جزیرہ ملکا میں پیدا ہوتی ہے
 ٹیچ لوگوں نے جو پہلے بیان کے بادشاہ تھے اسکے درخت فرانس اور پورتیگو اور جنوبی افریقہ
 میں بھی لگائے اب وہاں بھی پیدا ہوتی ہے اسکی خاصیت گرم ہے اسی سے اسکا تیل اور عرق
 اکثر سردیاریوں کو فائدہ کرتا ہے آگے یہ بہت گراں تھی اب ارڈان ہے۔

اکتیسواں سبق کانچ کے بیان میں

کانچ کے گلاس - جھابے - ہانڈیاں - مرد گلیٹن - چوڑیاں - اچاریاں - کنول -
 جھاڑ - فائوسین - تمٹے - آئینے - تھایاں - حقے - وغیرہ بنتے ہیں۔ عینکیں اور دوشینیں
 وغیرہ جو دیکھنے کے آئینے ہیں انہیں کانچ کے تال لگتے ہیں۔ شیشے کے برتنوں میں جو پیسہ
 رکھی جاتی ہے وہ بگڑتی نہیں ہے۔ اس ملک میں ان برتنوں کا رواج کم ہے مگر انگلستان میں
 اسکے برتن اکثر ہوتے ہیں۔ شیشے اکثر دروازوں میں بھی لگائے جاتے ہیں۔ شیشے کے
 ایک طرف پارہ اور قلعی گنے سے اسپین ہر چیز کا عکس نظر آتا ہے۔ بعض لوگ کاغذ پر
 تصویر کھینچ کر اسپر شیشہ لگا دیتے ہیں تو وہ تصویر شیشے پر کھینچی ہوئی معلوم ہوتی ہے

ہدایت برائے مدرسین

الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ مقامات جگہ نام تینوں سبق میں آئے ہیں نقشہ میں دکھاؤ۔ گلاس جھابے
 ہانڈی وغیرہ کی شکل اور انکا مصرف بتاؤ۔ دروازوں میں شیشے کے لگائے کی ضرورت بتاؤ۔

جس مکان کے چاروں طرف دیواروں اور چھت پر آئینے لگے ہوتے ہیں اسے شیش محل کہتے ہیں۔ آئینہ بہت نازک ہوتا ہے گرنے سے فوراً ٹوٹ جاتا ہے پھر جڑ تانہیں ہوا ہو کر یا در کھوکھلا ہو کر آبرو شیش سے بھی نازک ہے جس طرح شیشہ ایک دفعہ ٹوٹ کر نہیں جڑتا ہے اس طرح اگر آبرو کے آئینے میں بال پڑا تو وہ مٹانے سے نہیں مٹتا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ بد کام اور بد صحبت سے بچے رہو کہ تمھاری عزت کے آئینے میں بال نہ پڑے۔

بتیسواں سبق اودھ کے حاکموں کے بیان میں

پہلے ملک اودھ سلطنت دہلی کا صوبہ تھا۔ وہاں کے بادشاہ کی طرف سے ایک صوبہ دار بطور حاکم بیان رہتا تھا وہ جمع خرچ اس ملک کا بادشاہ دہلی کے پاس بھیجا کرتا تھا۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی کے وقت میں بیان کی حکومت برطانو الملک نواب سعادت خان علی انکے کوئی بیٹا نہ تھا لہذا انکے بعد انکے داماد اور بھتیجے اور شاہ دہلی کے توپخانے کے سردار یعنی نواب ابوالنصور خان صفدر جنگ گدھی پر بیٹھے۔ انکے بعد نواب شجاع الدولہ بونا انکے بیٹے مسند نشین ہوئے انھوں نے فیض آباد کو آباد کیا اور اُس میں بہت سے باغ اور عمارتیں بنائیں۔ انکے بعد انکے بیٹے نواب آصف الدولہ حاکم ہوئے جو نہایت رحم دل تھے انکے وقت میں ایک سال کال پڑا تھا اُس سال انھوں نے ایک امام باڑے کی تعمیر شروع کر دی جو اب تک لکھنؤ میں موجود ہے۔ اُس سے زیادہ تیرہ غرض تھی کہ مزدوری کے بہانے سے رگڑا کی جان بچے اور اس قدر روپیہ اس تعمیر میں خرچ کیا جو رعایا کو قحط معلوم نہوا۔ انکی سخاوت ایسی مشہور ہے کہ لکھنؤ کے دکاندار ایک نام پر دکان کھولتے ہیں اور بعض جاہل انکی قبر پر چڑھاوا پڑھا کر مرادیں بھی مانگتے ہیں۔

ہدایت برائے مدرّسین

آبرو کو شیش سے کیوں نسبت دی دہتاؤ۔ لفظوں کے معنی بوجھ اور بناؤ۔

جس کو بھی مین مائینیر کالج ہی (یہ مائین صاحب کی کوٹھی لکھنؤ میں حضرت گنج کی طرف
نہر کے اُس پار ہی اسپین اب کالج یعنی بڑا مدرسم ہی اور اسپین انگریز کے (کے پڑھتے ہیں)
اسکو جنرل مائین صاحب بہادر نے انھیں کے وقت میں بنایا تھا۔ راجہ جھاؤ لال
اور نکیت راس نے بھی اسکے وقت میں بہت عمارتیں بنائیں۔ نواب آصف الدولہ
لاؤکدر سے اور اُنکے بعد میرزا علی عرف وزیر علی کہ اُنکے بیٹے مشہور تھے مسٹر سپین
ہوئے۔ لیکن چند روز کے بعد کپٹی بہادر نے انھیں گدی پر سے اتار کر اُنکے چچا
نواب سعادت علی خان کو تخت پر بٹھلایا جیسا عدل اور انصاف انھوں نے کیا
ویسا اودھ کے کسی حاکم نے نہیں کیا اور ایسی کفایت سے روپیہ خرچ کیا کہ
شہرہ کرور روپیہ جمع کر کے انتقال کیا۔

تینتیسواں سبق سلطنت اودھ کے بیان میں

غازی الدین حیدر نواب سعادت علی خان کے منجھلے بیٹے کو صاحبان
انگریز بہادر نے اس ملک کا بادشاہ بنایا اور اُنکے نام کا سکہ بھی جاری کیا۔ یہ بادشاہ
اپنے ملک سے بے پروا تھے تیرہ برس سلطنت کر کے شہرہ عیسوی میں انتقال کیا۔
بعد اُنکے اُنکے بیٹے نصیر الدین حیدر تخت پر بیٹھے یہ بھی ملک سے غافل رہے اور
اپنے دادا کے وقت کا روپیہ سب بیہودہ پن سے خرچ کر ڈالا اور اپنے مرنے کے قریب
صاحب رزیڈنٹ بہادر (نوابی زمانے میں لکھنؤ میں سرکار انگریز کی طرف سے فسر رہتا تھا
اُسے رزیڈنٹ کہتے تھے) کو لکھ بھیجا کہ میرے کوئی اولاد نہیں ہے میرے بھائی آپ

ہدایت برائے مدرسمین

بتاؤ کہ کپٹی کیا تھی۔ اودھ کے سب نواب اور بادشاہوں کے نام سلسلہ دار اور انکی حکومت کا زمانہ زبانی
بادکراؤ۔ یہ بھی بتاؤ کہ سعادت علی خان کمال اودھ کے حاکم نواب کہلاتے تھے غازی الدین حیدر کو لگ بھگ ۱۸۵۷ء میں بادشاہ کا خطاب ملا

جسکو چاہیں بادشاہ ہناوین صاحب مدوح نے اُسی زمانے میں تحقیقات کر کے اُنکے چچا محمد علی شاہ کی نسبت گورنر جنرل بہادر سے اجازت منگوائی۔ مگر بعد انتقال نصیر الدین جہاں کے اُنکی مان بادشاہ بیگم نے مناجان کو جسے نصیر الدین حیدر کا بیٹا مشہور کیا تھا تخت پر بٹھلا دیا چونکہ یہ امر صاحب رزیدنٹ بہادر کے خلاف کیا اسی سبب سے صاحب مدوح اس خبر کو سنتے ہی تھوڑی فوج لیجا کر اُسکی تنگناہ کو گھیر لیا اور یہ حکم سنائے کو کہ مناجان تخت چھوڑ دین عبد الرحمن خان قندھاری کو مناجان کے پاس بھیجا۔ جب اُنکو آنے میں دیر ہوئی تو صاحب موصوف نے یہ خیال کر کے کہ شاید اُنکو قید کر لیا یا مار ڈالا تو پختانہ فیر کر دیا۔ مگر عبد الرحمن خان پھر چلے گئے اتفاقاً پہلا گولہ دروازے کے پاس اُنکے لگا پھر اور بہت سے آدمی بھی مرے باقی فوج مناجان کی بھاگ بھگتی تب صاحب بہادر نے مناجان اور بادشاہ بیگم کو قید کر کے کانپور کی طرف سے چٹا گڑھ میں بھیج دیا مناجان کی اولاد اب تک وہاں موجود ہے۔

چوتیسواں سبق محمد علی شاہ وغیرہ کے بیان میں

مناجان کے بعد محمد علی شاہ تخت پر بیٹھے یہ بادشاہ بوڑھے اور اندھے تھے مگر ملک کے انتظام پر زیادہ خیال تھا۔ اُنھوں نے اکثر عسارتیں لکھنؤ میں بنائیں حسین آباد کا امام باڑہ اب تک موجود ہے۔ اُسکے قریب ایک جامع مسجد بھی بنانا شروع کی تھی۔ لیکن تمام نہوئی ورنہ نہایت عمدہ مسجد ہوتی۔ لوہے کا پل بنانے کے لیے سب سامان جمع کیا تھا وہ پل اُنکے مرنے کے بعد تیار ہوا۔ اور بہت سارے وہیم خزانہ انگریزی میں جمع کر کے وثیقہ حاصل کیا اُسکی آمدنی سے اکثر محتاجوں اور غریبوں کی

ہدایت برائے مدرسین

الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ مقامات نقشے میں دکھاؤ۔

پرورش ہوئی ہو اور ہزار ہا غریبوں کو جڑا دل ملا کرتی ہو۔ اس بادشاہ نے پانچ برس بادشاہت کر کے عرش شام میں انتقال کیا۔ تب اُنکے منجھلے بیٹے امجد علی شاہ تخت نشین ہوئے۔ یہ ایسے عابد اور دین دار تھے کہ ملک اودھ کے بادشاہوں میں کوئی نہ ہوتا تھا مگر ملک کا خوب انتظام نہ ہو سکا پانچ برس بادشاہت کر کے عرشہء امین انتقال کیا اور جب وہ مرے ہیں تو کل ۳۵ لاکھ روپیہ خزانے میں رکھیا تھا پھر واجد علی شاہ اُنکے بیٹے بادشاہ ہوئے انھوں نے پہلے پہل ملک پر اچھی توجہ کی مگر آخر کو ملک میں بڑی بد انتظامی اور ابتر سی ہو گئی جس کے سبب سے عرشہء امین ملک اُنکے قبضے سے نکل کر سرکار انگریزی کے قبضے میں آ گیا اب یہ بادشاہ کلکتے میں ہیں اور لاکھ روپیہ ماہواری انگریزی سرکار سے پاتے ہیں۔

پیشواں سابق راجپوتی کی جرأت کے بیان میں



نقل ہو کہ ایک عورت ملک راجپوتانہ کی کسی گائون میں رہتی تھی اور اُس کے خاوند نے گائون کے قریب کہیں کھیتی کی تھی۔ چنانچہ دن کو وہیں رہا کرتا تھا ایک روز

ہدایت برائے مدرسیں

ابن تاج کے ہاتھوں سے فضول روپیہ خرچ کرنے کی بُرائی اور غفلت اور عیاشی کے نتیجے کی خرابی کی مثال سے لاکھوں کے دلوں پر اثر اپنے کام میں محنت اور توجہ کا پید اگرد۔ راجپوتانہ کا نظام نقشے میں دکھایا

وہ عورت اپنے خاوند کے لیے روٹی لیے جاتی تھی کہ اتفاقاً راستے میں جنگل سے گزرتی تھی۔ وہ بچہ نکلا اور اُسکی طرف بڑھ کر اُسپر حملہ کیا۔ وہ عورت روٹی پھینک کر درخت کی آہٹیں چھپ گئی اور بچہ اُسکے پیچھے دوڑا اُسنے درخت کے آس پاس گھومنا شروع کیا اور بچہ بھی اُسکے پیچھے رہا۔ آخر بچہ نے اپنے دونوں ہاتھ درخت کے گرد عورت کے پکڑنے کو پھیلائے عورت نے یہ سمجھ کر کہ بچہ کی گردن چھوٹی ہو اور میرے اور اُسکے بیچ میں درخت حائل ہو اُسکے ہاتھ پکڑ لیے۔ بچہ نے ہزار چاہا کہ اپنے ہاتھ چھڑا لے اور اُسے کانٹے لیکن گردن کے چھوٹے ہونے سے کچھ نہ ہو سکا۔ اس بیچ میں ایک سپاہی اُدھر سے گذرا اُس عورت نے نہایت نرم آواز سے اُسے پکارا کہ اسی میان سپاہی ذرا یہاں آگرا اس موڈی کے ہاتھ تو پکڑ لو کہ میں اپنے میان کو کھانا دے آؤں۔ سپاہی اُس عورت کی نرم آواز سے سمجھا کہ یہ امر کچھ مشکل نہیں ہو اُسنے بچہ کے دونوں ہاتھ درخت کے اُدھر سے پکڑ کے عورت سے کہا کہ لے اب تم جاؤ ابھی وہ کچھ دور نہ گئی تھی کہ سپاہی نے پکارا صاحب اُدھر آؤ یہ کام تمہارا مجھے نہوگا اپنا خود کام تمام ہوتا ہو۔ عورت نے کہا کہ میان ذرا ٹھہر جاؤ میں ابھی آتی ہوں پس وہ اپنے خاوند پاس کھانا لیگئی اور اُس سے یہ سارا ماجرا بیان کیا اُسکا خاوند گھڑا سی لیکر اُس مقام پر آیا اور بچہ کے سر پر ایک ضرب ایسی ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور سپاہی کی جان بچی۔

چوتیسواں سبق ہندوستان کے گھوڑوں کے بیان میں

ہندوستان میں گجرات اور بعض دکن کے ملکوں کے گھوڑے جیوٹ اور چالاک اور صالٹ اور بہادری اور صورت اور سیرت میں نہایت عمدہ دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

ہدایت پر اسے مدرسین

الفاظ کے معنی پوچھو اور پتاؤ۔ صاحب بیان بکلام تمام کرنا۔ اِنکے اصطلاحی معنی بتاؤ مقام نقشے میں دکھائو۔

طیرھی کے ٹٹو بھی جو ضلع گونڈہ اور بہرائچ میں ہی ہو گو کہ قد میں چھوٹے ہوتے ہیں مگر نہایت مضبوط اور چالاک اور اکثر شرٹری بھی ہوتے ہیں۔ لیکن انکی شرارت بسبب چھوٹے ہونے کے نقصان نہیں پہنچاتی ہے۔ پہاڑی ٹانگھن بھی نہایت قدم باز اور حیل اور چالاک اور خوبصورت ہوتے ہیں اور قدر و قیمت میں بھی عربی گھوڑوں کے برابر ہوتے ہیں۔ ان گھوڑوں کی گھوڑیوں کو وہاں کے لوگ اس خیال سے کہ انکی پودہ نہ پھیلنے پاوے باہر نہیں جانے دیتے ہیں۔ گھوڑوں کی تجارت اور ملکوں سے بھی ہوتی ہے۔ مشہور ہے کہ ایرانی گھوڑوں کو کہیں کا گھوڑا نہیں پہنچتا ہے کیونکہ جب راجہ بھاؤ مرہٹا احمد شاہ سے شکست کھا کر مارا گیا تو اسکی فوج کا بھیل نامے سردار اپنی دیسی گھوڑی پر سوار ہو کر بھاگا۔ دشمن کی طرف سے ایک مغل نے ولایتی گھوڑے پر سوار ہو کر اسکا پیچھا کیا۔ بھیل نے اپنی گھوڑی کو سرٹپ ڈالا جان دم لینے کو ٹھکرتا تھا تو دیکھتا تھا کہ مغل بھی اپنے گھوڑے کو ٹک ٹک کرتا ہوا چلاتا ہے مغل جب قریب پہنچ جاتا تھا تو وہ پھر اپنی گھوڑی سرٹپ ہاتھتا تھا اور دو تین کوس پر دم لیتا تھا تو مغل کو اسی طرح آنے دیکھتا تھا آخر تیس چالیس کوس پر پہنچ کر اسکی گھوڑی ٹل ہو گئی پھر کتنا ہی ہاتھتا ہرگز آگے نہ بڑھی۔ مغل ٹک ٹک کرتا ہوا سر پہنچ گیا اور اسکو نیزے سے مار کر گھوڑی سے گرا دیا اور سب مال و اسباب اور ہیمانی اشرافیوں کی مکر سے پیکر لشکر کی راہ لی۔ مگر اسکی گھوڑی کو پیکار چھوڑ دیا۔ دھاوا کرنے میں عربی گھوڑے سے بہتر کوئی گھوڑا نہیں ہے اور شائستگی اور فائز اصالت اور غربت اور خوبصورتی میں مشہور ہے۔

ہدایت برا سے مدرسین

مقامات نقشہ میں دکھاؤ۔ اور بتاؤ کہ ٹانگھن بھٹان اور نیپال کے ہمارے آتے ہیں۔

لغات فارسی کے معنی بتاؤ۔

سینتیسوان سبق ہاتھی کے بیان میں

ہاتھی ہندوستان کے چوٹاؤں میں صورت و سیرت میں سب سے بڑا اور
 ڈیل ڈول میں سب سے اونچا ہے۔ رنگت میں سیاہ اور بعض بعض بھورا بھی ہوتا ہے
 مگر یہ بھورا ہاتھی قد میں ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ اور بعض ہاتھی سفید ہوتا ہے اسے ٹیٹام کے
 لوگ پوجتے ہیں۔ ہاتھی جو بڑا ہوتا ہے اُسکو کنجل کہتے ہیں ہاتھی کی ناک کی جگہ
 سونڈ ہوتی ہے اُس سے سب چیز اٹھا کر کھاتا ہے۔ اُسکے منہ سے دو دانت نکلے گزر بھر۔ کہ
 نہایت سخت اور سفید باہر نکلے ہوتے ہیں کاریگر انھیں دانتوں کی کنگھیاں
 چڑھان قلمدان ڈبیا وغیرہ بناتے ہیں۔ ہاتھی کے سب عضو اُسکے ڈیل کے موافق
 ہوتے ہیں اور جان کہیں وہ کھڑا ہوتا ہے تو اکثر سونڈ سے خاک اٹھا اٹھا کر سسر
 ڈالا کرتا ہے۔ غصہ کے وقت اس سے شیر بھی دب جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ جانور
 ڈھبٹ کرنے سے نہایت بہادر ہو جاتا ہے تو پ بندوق کو پھینک کر می سے کم سمجھتا ہے۔
 اسی سے لڑائی میں ایک ہاتھی ستلو سواروں سے زیادہ کام آتا ہے دم جنگ
 ڈرتا نہیں نہ ہتھارہ جو توپیں ہزاروں جلیں ایک بار جب ہاتھی مست ہوتے ہیں تو
 اکثر امیر تاشا دیکھنے کو اُنکو لڑاتے ہیں۔ فیلبان لوگ بڑی پھرتی سے جب ہاتھیوں کا
 مقابل کرتے ہیں تو کبھی یہ اُسکو ریل جاتا ہے اور کبھی وہ اُسکو ڈھکیلتا ہے اور بھالے بڑا
 اور کوڑے بردار بھالے لیے چڑھتا ہے چھوڑتے ہوئے ساتھ لگے رہتے ہیں سنی حقیقت
 یہی ایسے جانور ہیں کہ سونڈوں کے بیچ مستکون کی نکر دانتوں کی رگر آپس میں
 بستے ہیں اور فیلبانوں کی پھرتی اور جان بازی کو بھی شاہاں ہوا کہ اس حالت میں

ہدایت برائے مدرسین

الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ مقامات نقشے میں دکھاؤ۔

انگلش سے انکو زیر کیے گردن پر سوار رہتے ہیں اور جب کوئی فیلبان مر جاتا ہے تو فوراً دوسرا اسکی جگہ آجاتا ہے۔

ارٹیسٹوں سبق ہاتھی کے اوصاف کے بیان میں

ہاتھی نہایت عقلمند ہوتا ہے مشہور ہے کہ ایک فیلبان نے اپنے ہاتھی کو بے قہر بہت آگس تھان پر مارے تھے اس سبب سے وہ فیلبان کا دشمن ہو گیا تھا۔ رات کو فیلبان ہاتھی سے تھوڑے فاصلے پر چار پائی بچھا کر سو رہا اور اپنا بھالا ہاتھی اور چار پائی کے درمیان میں گاڑ دیا۔ ہاتھی نے اپنا بدن لپٹ کر فیلبان کی طرف سو نہ دوڑائی جب اسکو نپایا تو بھالے کو سو نہ سے اٹھا کر اس کے بانس کو خوب چبایا جب اُس میں ریشے ریشے بھل آئے تو ایک طرف سو نہ سے پکڑ کر ریشے کی طرف سے فیلبان کے بالوں میں ڈال کر خوب لپیٹ لیا اور بھالے کے زور سے فیلبان کو کھینچ لیا اور پیر سے دبا کر مار ڈالا۔ جب فیلبان کی عورت کو معلوم ہوا تو اس نے نہایت رنجیدہ ہو کر اپنے چھوٹے لڑکے کو اس کے آگے ڈال دیا اور کہنے لگی کہ اب اسکو کون پالے گا اسکو بھی مار ڈال۔ ہاتھی نے اسکو اٹھا کر اپنے سر پر بٹھایا اس کے پیچھے تھے کہ اسکو فیلبان پناؤ پھر اگر اور کوئی فیلبان اُس پر سوار ہوتا تھا تو شوخی کرتا تھا اور جب وہ لڑکا بھلا دیا جاتا تھا تو وہ سیدھا پاؤں بٹھاتا تھا اور لڑکا ہی اسکا فیلبان ہوا رحم دل بھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی لڑکا راستے میں پڑ جائے تو اسکو سو نہ سے اٹھا کر کنارے بٹھلا دیتا ہے۔ ہاتھی گھوڑے سے قیمتہ اور غریب ترین سوا ہوتا ہے اسکا سوار سب سواروں سے اونچا اور شاندار ہوتا ہے۔

ہدایت براسے مدد رسید

نظروں کے منی تراؤ اور سمجھاؤ کہ عقل خدا نے انسان کو کیا عمدہ چیز دی ہے کہ بڑے بڑے جانوروں کو اپنے زیر کیا ہے۔

آنتا ایسوان سبق ہندوستان کے مذہبوں اور پیشوں کے بیان میں

ہندوستان میں خاص مذہب مذہب ہنود اور مذہب اسلام ہیں اور بہت سے مت انکے علاوہ ہیں جیسے پنجاب کے لوگ اکثر سکھ مت رکھتے ہیں۔ اور بعض مقامات میں مذہب چین کے لوگ ہیں۔ مذہب بودھ نیپال بڑھا اور لٹکا اور بھوٹان اور بعض حصے تبت میں جاری ہو۔ بعض لوگ پارسی ہیں بعض یھودی اور بعض عیسائی ہندوستان کے لوگ اکثر کھیتی کرتے ہیں اور اکثر مقامات پر زراعت کے کام کو نہایت اچھی طرح سمجھتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں الا بعض جگہ عجیب طرح کے کوڈھنگے طور سے کھیتی کرتے ہیں مثلاً بعض وحشی لوگ جو مالک شوشط کے پہاڑی ضلعوں میں بستے ہیں۔ پہلے جنگل کے ایک ٹکڑے کو جلا ڈالتے ہیں تب وہاں زمین میں گدالوں سے بہت سے سوراخ کر دیتے ہیں اور ان سوراخوں میں کئی قسموں کے بیج بھر دیتے ہیں اور پھر انکو تقدیر پر چھوڑ دیتے ہیں۔ شہروں اور قصبوں میں اکثر لوگ تجارت کرتے ہیں۔ کپڑا بنتے ہیں۔ برتن تانبے کے پتیل کے اور مٹی کے بناتے ہیں۔ زیور اور اسباب جنگی سکونواہشیں تیار کرتے ہیں۔ ہندوستان کے جولاہوں کی دستکاری مشہور ہو اور جن چیزوں کے بنانے میں صفائی ہاتھ کی درکار ہو وہ ہندوستان میں لائق تعریف مانتے ہیں۔ مثلاً دہلی میں بعض طرح کے زیور خصوصاً جڑاؤ اور کشمیر کے شال دوشالے کیسے عمدہ نفیس بنتے ہیں۔ اور اچھا بھایا ہو کہ ان لوگوں کے اوزار نہایت سادے اور اکثر چھکے اور میڈول ہوتے ہیں اور کلوں سے تو مطلقاً ناواقف ہیں۔ اسی سبب سے اکثر چیریں و شکاری کی جو یورپ میں بذریعہ کلوں کے نہایت ارزاں تیار ہوتی ہیں ہندوستان میں

ہدایت برائے مڑسین

نقشے میں مقامات دکھاؤ۔ اور مذہبوں کی تصریح بناؤ کہ کس مذہب کے لوگ کس مانتے ہیں۔ کلوں کے فائدہ بیان ہو۔

کارگیری کے پیشوں کو شاتی چلی جاتی ہیں۔ تھوڑے عرصے سے دارالحکومت بمبئی اور بعض
اثر مقامات میں ولایتی کلین جاری ہوئی ہیں اور اب سوئی کپڑا جیسا یورپ سے
آتا تھا ویسا ہندوستان میں بھی کلون سے بہت تیار ہوتا ہے۔

چالیسواں سبق ہندوستان کی تجارت اور ہندرون کے بیان میں

اگرچہ ہندوستان کی تجارت بہت ملکوں سے جاری ہے لیکن ملک انگلستان اور
فرانس اور چین انہیں سے خاص ہیں سوئی کپڑے اور لوہے کی چیزیں یورپ سے
ہندوستان میں آتی ہیں۔ اور ریشم اور نیل بنگالہ سے باہر کو جاتا ہے اور بمبئی اور مدراس
روئی اور چاول اور نیشکر اور وہ انج جس سے تیل نکلتا ہے اور ملکوں کو جاتے ہیں اور
افیشون کلکتہ اور بمبئی میں ہو کر چین میں بکھرتے جاتی ہر خشکی کی راہ سے بھی ہندوستان
اور قریب کے ملکوں میں سے بہت سوداگری ہوتی ہے مثلاً ایران سے گھوڑے آتے ہیں۔
افیشون سے ہینگ اور سوسے اور تبت سے اون۔

جن مقامات میں ہندوستان کے جہاز تجارت کے آکے ٹھہرتے ہیں اور مال کی بکری
ہوتی ہے انکو بندر بولتے ہیں ہندوستان کے خاص بندر کلکتہ بمبئی۔ مدراس ہیں۔

اکیسواں سبق ہندوستان کی آب و ہوا کے بیان میں

ہندوستان کا ملک بہت گرم ہے دنیا کے نہایت گرم ملکوں میں سے ایک ہے بھی ہے
لیکن سب سے برابر گرم نہیں ہیں۔ پہاڑی سے نسبت نشیبی زمین کے زیادہ سرد ہیں۔
بارش کا اکثریت سے ہوتی ہے الا بعض مقامات میں زیادہ اور بعض میں کم۔ مثلاً آسٹریلیا

ہدایت برائے مدراسین

افشاں کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اور نقشے میں مقامات دکھاؤ۔

مغربی کنارہ پر بہ نسبت ساحل شرقی کے زیادہ منہ پرستاجی اور صوبہ بنگالہ میں بھی بہت کثرت سے بارش ہوتی ہے کہ وہاں کے دریاؤں کا پانی ان کے کناروں سے اوپر ہو جاتا ہے اور چاروں طرف کے علاقوں میں جو سپاٹ اور سہوار ہیں کئی فٹ گہرا پانی چھا جاتا ہے۔ ایسی بارش کے وقت وہاں کے لوگ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا چاہتے ہیں تو کشتیوں میں جاتے ہیں کسوٹے کہ اور کوئی راستہ گانوں تک پہنچنے کا باقی نہیں رہتا اور اسی سبب سے اکثر وہاں کے گانوں سخت زمین کے اونچے اونچے ٹیلوں پر آباد ہیں۔

بالیسٹان سابق ہندوستان کی پیداواریوں کے بیان میں

اگرچہ ہندوستان میں نہایت مفید کھانین بہت ہیں مثلاً پتھر لوہا یاں نکلتا ہے۔ لیکن انکی طرف بہت توجہ نہیں ہے۔ نمک البتہ بہت سمندر سے خصوصاً مشرقی کنارے اور ملک راجپوتانہ کی نمکسار جمیلوں سے جکنا نام سانہر ہو نکالا جاتا ہے۔ اور ملٹا باپکچم کے کنارے پر سمندر کے سونا دریافت ہوا ہے۔ شورہ صوبہ اودھ سے حاصل ہوتا ہے اور پتھر کا کوئلہ بنگالہ میں رائی گنج سے اور کئی اور مقامات سے نکلتا ہے جملہ قسم کے درخت اور دیگر نباتات ہندوستان میں پیدا ہو سکتی ہیں لیکن جو اناج اکثر کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہیں چاول۔ گیہوں۔ نخود۔ جوار۔ باجرا۔ ماش۔ مونگ۔ موٹہ۔ مسور۔ ارہر۔ پوسٹہ۔ نیشکر۔ روئی۔ نیل۔ وغیرہ۔ درخت جو ہندوستان میں اگتے ہیں ان میں بعض سے عمدہ کھجے حاصل ہوتے ہیں اور بعض سے نفیس میوے اور بعض سے خوبصورت پھول جنکے رنگ اور قطع کے دیکھنے سے آنکھوں کو طراوت اور انکے سایہ سے

ہدایت برائے مدرسین

جن الفاظ پر نمبر لگے ہیں انکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اور نقشے میں مقامات دکھاؤ۔

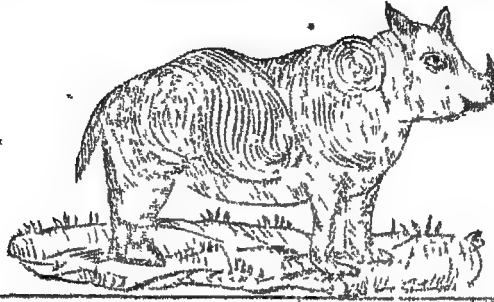
دل کو خوشی ہوتی ہے جو مالک ہند کے پہنٹاڑوں سے خالی بین انہیں ناریل کچھوڑے۔
تاڑے۔ انہ۔ میوہ کے درخت بکثرت ہیں۔ اور پہاڑی ملکوں میں صد باقسم کے
فائدہ بخش درخت پیدا ہوتے ہیں مثلاً بانس اور ساکھو۔ تم جانتے ہو کہ طرح طرح کی
مفید اشیاء اور بھی پیدا ہوتی ہیں مثلاً مصلح اور ترکاریاں جنکا ہم لوگوں میں روزمرہ
خرچ رہتا ہے۔ ساحل مغربی سے گول مچ آتی ہے اور شمالی اور جنوبی پہاڑوں میں سچا
اور تھوڑے۔ اور کوئٹہ بھی تھوڑے دن سے پیدا ہوتی ہے۔

اس ملک میں طرح طرح کے رنگوں کی اشیاء بھی پیدا ہوتی ہیں جس سے ہم
اپنے کپڑے رنگتے ہیں اور دوائیں جو ہلکو بیماری سے اچھا کرتی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہم
بلا تکلف کہہ سکتے ہیں اور اکثر گھنڈیے کس بھی کرتے ہیں کہ جو چیزیں ہمارے آرام
واسطے درکار ہیں وہ سب ہندوستان میں موجود ہیں دوسرے ملک سے کسی چیز کے
منگانی کی ضرورت نہیں ہے۔ اب دیکھو ہزار قسموں کے جانور ہندوستان میں موجود ہیں
اور ان سے طرح طرح کی ہلکو آسائش حاصل ہوتی ہے۔ گائیں اور بھینسیں دودھ دیتی ہیں۔
بیلوں سے چمکڑے پاتے ہیں اور ہل جوتے جاتے ہیں۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ گتے۔
بھیڑیاں۔ بکریاں۔ اور صد ہا بے گنتی جانور کیسے کام کے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے
کہ اگر ہم چاہیں تو ایک صفحہ کا صفحہ ایسے جانوروں کے صرف ناموں ہی سے بھر دیا
جو ہندوستان میں کسی نہ کسی طور پر کام میں لائے جاتے ہیں۔ اسکے سوا
وحشی اور موڈی جانور مثل چیتہ۔ اور باگھ۔ اور ہاتھی وغیرہ کے جنگلوں میں
ہست ہیں۔۔

ہدایت برائے مدرسیں

جن الفاظ پر نمبر لگے ہیں انکے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ مقامات نقشہ میں دکھاؤ۔

تینتا بیستون سبق گینڈے اور ارنا بھینسے کے بیان میں



گینڈا ہندوستان کے جانوروں میں بڑا اور عجیب صورت کا ہوتا ہے اُس کے ہر پاؤں میں تین کھڑے ہوتے ہیں۔ پاور ہے کہ گینڈا چار قسم کا ہوتا ہے۔ ہندوستان کے گینڈے کی اٹھائیس ڈارھیں اور چار دانت اور ایک سینک ناک پر ہوتا ہے اور اُس کا چمڑہ کا نہ خون پرا اور چھوٹا پر تہہ ہوتا ہے اور اُس کا چمڑہ ایسا سخت ہوتا ہے کہ اُس پر گولی اور تلواری وغیرہ مشکل سے کاٹ کرتی ہے یہ جانور بہت جانوروں پر غالب ہے۔ اُس کے جنگل میں شیر۔ ارنا۔ ہاتھی۔ کبھی نہیں آتا اُس کی کھال کی ڈھال بنتی ہے۔ افریقہ کے گینڈے کے دو سینک ہوتے ہیں اور اُس کی کھال تہہ نہیں ہوتی اور نہ اُس کے دانت بڑے سور کے سے ہوتے ہیں۔ جش کے لوگ اُسے تلوار سے اس طرح مارتے ہیں کہ بچے سے اُس کے کوچے کاٹ ڈالتے ہیں۔ گینڈے کی آنکھ بہت چھوٹی ہوتی ہے اور سر بڑا ہوتا ہے لیکن گردن ایسی سخت اور چھوٹی ہوتی ہے کہ وہ بچھے پھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ بالو گینڈا اڑھائی من چارہ روز کھاتا ہے۔ ارنا بھینسا بھی بڑا اور بھادریا ہوتا ہے۔ اُس کے سینک نہایت ٹھیکے اور سیاہ رنگ گڑبھر سے کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ بہا اور ایسا ہوتا ہے کہ شیر اور ہاتھی سے نہیں ڈرتا ہے۔ دوانوں میں جب ایک شیر بھنس پاتا ہے تو اُس کو

ہدایت ہر اسے مدد دین

الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ مقامات نقشہ میں دکھائو۔ لفظ کا خیال رکھو۔

گیند بنالیتے ہیں ایک ارنا اپنے سینگوں پر اٹھا کر دوسرے کی طرف پھینک دیتا ہے اور سہلچ
دوسرا بھی پھر پہلے کی طرف پھینک دیتا ہے۔ جب تک اسکا دم نہیں نکلتا ہے تب تک یہی
کیا کرتے ہیں۔ آپس میں بھی بڑی بہادری سے لڑتے ہیں۔ بعض بعض ایسا جیوت کا ہوتا ہے
کہ اکیلا ہاتھی پر جا پڑتا ہے۔ ایک مرتبہ نواب آصف الدولہ بہادر پکھرے کی جھیل کے جنگل میں
شکار کیلئے تھے یکایک اس نے جھینے نل آئے اور بندوقین چلنے لگے انہیں ایک بھینسا جھنگل
نواب حسن ضامن کی ہتھنی پر اڑا اور ہتھنی کے پچھلے دھڑ کو سینگوں پر اٹھا کر ایسا لگا دیا
گر پٹری مگر نواب کی خیر ہو گئی فقط ہتھنی زخمی ہوئی اور ارنا گولیوں سے ماریا گیا اسکی مادہ کا
دو چم نہایت طاقت ور اور میٹھا اور سفید اور چکنا ہوتا ہے۔

چوالیسواں سبق ابرو برق کے بیان میں

بادل زمین کے بخارات سے پیدا ہوتا ہے جتنے ابھرتے زمین سے زیادہ نکلتے ہیں انہی
پانی زیادہ برستا ہے۔ پہاڑوں پر زیادہ بارش کا سبب یہ ہے کہ نیچے کے ملکوں سے اور بلند
بھی بخارات اُٹھتے ہیں وہ پہاڑوں سے مگر کھا کر وہیں رک جاتے ہیں اور سرد ہو کر برستے ہیں۔
ہندوستان میں اکثر یورپ اور اتر کی ہوا سے زیادہ پانی برستا ہے اور ساحل لگتا ہے
جنوبی ہندوستان سے اور ساحل کار و منڈل پر شمالی ریشہ قی ہوا سے۔ بادل میں بجلی
رہتی ہے اور بہت دو بادل آپس میں ملتے ہیں اور ایک میں بجلی زیادہ ہوتی ہے تو وہیں
نیادہ ہوتا ہے اس سے دوسرے میں چلی جاتی ہے اور اُسکے جانے کے وقت چمک نظر آتی ہے
اُنیکو بجلی کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ بہت زور سے ہوا پر چلتی ہے لہذا ہوا کے پھٹنے سے
آواز ہوتی ہے۔ اسے گج کہتے ہیں۔ آواز بجلی کے چکنے کے کچھ دیر بعد معلوم ہوتی ہے

ہدایت براسے مدرسین

الفاظ کے معنی پر چھو اور بتاؤ۔ تلفظ کا خیال رکھو۔ مقامات نقشے میں دکھاؤ۔

کیونکہ روشنی آواز سے جلد چلتی ہے۔ روشنی ایک منٹ یعنی اڑھائی پل میں ایک لاکھ ہزار میل چلتی ہے۔ بجلی جس چیز پر گرتی ہے اسکو جلا دیتی ہے اس صدرے سے بچنے کے لیے انگلیمنڈ کے عقلمند لوگوں نے یہ تدبیر نکالی ہے کہ تانبے کی ایک سلاخ دیوار کے قریب چھت سے دس بارہ فٹ اوپر رکھتے ہیں تو بجلی اس میں سما جاتی ہے۔ اور سب مکان بچ جاتا ہے کیونکہ بجلی اکثر اونچی چیز پر گرتی ہے اس لیے بارش کے وقت درخت اور دیوار کے نیچے نہ ٹھہرنا چاہیے۔ لوہے پر بجلی زیادہ گرتی ہے اور کاٹچ پر نہیں گرتی۔

ہینتا الیسون سبق نیوٹن صاحب کے بیان میں

نیوٹن صاحب بڑے عقلمند حکیم تھے ۱۶۴۲ء میں ایسوسی مین انگلینڈ کے ضلع لنکن میں پیدا ہوئے نہایت پست قد اور نرم طبیعت کے تھے ۸۰ برس کی عمر تک تندرست رہے ۱۲ برس کی عمر میں جب یہ مدرسے میں پڑھتے تھے تو مدرس انکی تیز طبیعت کو دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ یہ لڑکا تھوڑے عرصے میں بڑا حکیم ہو جائیگا۔ انکے شوق کا چال تھا کہ جب سب لڑکے ٹھٹھی پاتے تھے تو یہ اکیلے بیٹھے ہوئے مدرسے میں لکڑی کے چکر اور طرح طرح کی کلیں بنایا کرتے تھے۔ کبھی پتنگ میں چراغ جلا کر اڑایا کرتے تھے اور ٹھٹھی پتلی میں چراغ لگا کر کل کے زور سے دوڑایا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنی عقل کے زور سے سب ستاروں کے نکلنے اور ڈوبنے کا وقت اور مقام اور چال دریافت کرنے کے قاعدے بنائے۔ انکی مان اکثر انھیں مدرسے سے بلا کر کھیتی کے کام یا کاریوں پرانے کو اپنے ساتھ رکھتی تھی۔ تو یہ جنگل میں درختوں کے نیچے بیٹھ کر کتابوں کا

ہدایت برائے مدرسین

لفظوں کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ اور سمجھاؤ کہ پڑھنے میں منت کرنے اور ڈل لگانے سے بڑی ناموسری ہوتی ہے اور بہت لوگ بڑے بڑے مدرسین کو پھینچ گئے ہیں۔

مظاہرہ کیا کرتے تھے ایک دم بھی بیکار نہ رہتے تھے۔ انکے چھانے پڑھنے کے واسطے ٹیٹھی کالج (لاس ایر لینڈ میں برلن شہر میں یہ مدرسہ ہے) میں جو بھیجا تو چند روز میں اپنی لیاقت اور تیز می طبیعت سے اسی کالج کے ممبر بنائے گئے۔ شائع میں خطاب فصیلت کا انکو ملا۔ ایک دن یہ ایک باغ میں بیٹھے تھے کہ ایک پتھریست درخت سے زمین پر گرے انھوں نے سید کے گرنے میں غفل دوڑائی کہ یہ سید کس سبب سے گرے گا تو انکو معلوم ہوا کہ زمین میں طاقت اپنی طرف ہر ایک چیز کے کھینچ لینے کی ہے۔ شائع عیسوی میں انکا انتقال ہوا اور خانقاہ وسٹنسٹر میں دفن کیے گئے۔

چھیا لیسٹون سبق کلبس صاحب کے بیان میں

کلبس صاحب یورپ کے جہاز چلانے والوں میں بڑے نامی تھے۔ شائع میں شہر جینوا میں پیدا ہوئے۔ لڑکپن سے جغرافیہ کی کتابیں دیکھا کرتے تھے تھوڑے دنوں مدرسہ پاؤوا میں پڑھا چودہ برس کی عمر میں مدرسہ چھوڑ کر جہاز چلانے کی نوکری کی۔ شائع عیسوی میں شہر بسٹن میں جا کر ایک عورت سے جسکا باپ اطالیہ کا رہنے والا تھا شادی کی۔ ان دنوں تک لوگ یہ جانتے تھے کہ جزائر مدیبرا اور کنیری کے لگے پانی سے ہوا کچھ نہیں ہے۔ انھوں نے زمین کی صورت دیکھ کر جان لیا کہ بحر ظلمات کے کچھ طرف نئے نئے جزیرے ہیں اور پانی کی راہ سے ہندوستان میں پہنچ سکتے ہیں۔ اسلئے انھوں نے ایک عرضی بادشاہ پرتگال کے پاس بھیج کر وہاں جانے کے لیے مدد مانگی مگر وہ عرضی منظور نہ ہوئی۔ تب کلبس صاحب شائع میں لڑکوں بالوں کو لیکے پرتگال سے نکلے اور اپنے بھائی بورتھو لومبو کو مدد مانگئے۔ کوہنری ہنتم بادشاہ انگلستان کی خدمت میں بھیجا بورتھو لومبو راہ میں اٹھ گیا

ہدایت برائے مدرسین

سب مقام نقشہ میں جیسی طرح دکھاؤ۔ اور سمندر کی بڑائی لڑکوں کے ذہن میں اتارو۔

اور انگلستان سے مدد بھی نہ ملی۔ پھر انھوں نے اسی قسم کی بعض اسپین کے شاہزادے کو دی اُسے انکی درخواست منظور کی۔ ۱۴۹۲ء میں وہ ہماز پر سوار ہو کر چلے اور جزائر کنیریہ پہنچ کر چھٹی ستمبر کو آگے چلے۔ مگر غلہ وغیرہ ہماز پر کم رہ گیا تھا اسلیے انکے ساتھی اسے بہت ناراض ہو گئے تھے بلکہ یہ ارادہ کرتے تھے کہ انکو ڈبو کر آپ پھر جائیں۔ اتنے ہی دن انھوں نے بہت سی چڑیاں اڑتے دیکھیں تب انکو یقین ہو گیا کہ اب جلد کوئی جزیرہ ملیگا۔ مگر انکے ساتھیوں کی گھبر ہٹ کسی طرح کم نہوتی تھی ہر چند کلبس صاحب انکی تسلی اور دلاسا کرتے تھے مگر کچھ فائدہ نہوتا تھا حقیقت میں گھبرانے کا مقام تھا۔

سینٹا لیسواں سبق بقیہ سفر کلبس صاحب کا

گیارہویں اکتوبر کو کلبس صاحب کے جہاز والوں نے بید کی لکڑی اور سہرتی سمندر میں ہتی دیکھی تب انکو یقین ہو گیا کہ اب بہت جلد زمین دکھائی دیگی۔ رات کو انھوں نے چراغ کی روشنی دیکھی اور اپنے دوستوں کو بھی دکھائی ان کو حد سے زیادہ خوشی ہوئی۔ دو بجے رات کو ایک ملاح نے زمین دیکھی صبح ہوتے ہی ان سب نے اپنی آنکھوں سے ایک جزیرہ دیکھا وہاں کے رہنے والوں نے بھی جہاز نہ دیکھا تھا اسلیے جہاز کو جاندار سمجھ کے سب اگر جمع ہو گئے۔ پہلے کلبس صاحب جہاز سے اترے اور بادشاہی نشان اسپین کے شاہزادے کے نام سے اُس جزیرے کی زمین پر گاڑ کر اُسکا نام سین سلواڈو رکھا اور وہاں کے لوگوں کو سرخ ٹوپیاں اور کم قیمت چیزیں دیں۔ اُس جزیرے کے لوگ جہاز والوں کو یہ

ہدایت برائے مدد زمین

الفاظ کے معنی پوچھا اور بتاؤ۔ جہاز کی شکل اور سمندر کی بڑائی انکو کون کو یاد دلاؤ کلبس صاحب کے پیدا ہونے کا مقام اور اسپین سے روانگی کا مقام سب دکھاؤ۔

سمجھتے تھے کہ آسمان پر سے اترے ہیں اس لیے انکی بڑی قدر اور تعظیم کرتے تھے اور انکی ذرہ ذرہ سی چیزوں کو تبرک سمجھتے تھے۔ پھر کلیس صاحب نے اُتر اور کچھم کی طرف سفر کیا اور راستے میں بہت سے جزیرے دریافت کیے انہیں سے کچھ بڑا جزیرہ ہو بعد اُسکے اور بہت سے جزیرے دریافت کر کے شہر بسین کی طرف پھرے ۱۷۹۴ء میں وہاں پہنچ کر ملک اسپین میں گئے اور وہاں کے بادشاہ سے اپنا سب حال بیان کر کے بہت سا انعام لیا اور وہ سب جزیرے بادشاہ اسپین کی عمارت میں داخل کر دیے ۱۷۹۴ء میں کلیس صاحب نے انتقال کیا۔

اٹلیٹسوان سبق ملک انگلستان کا بیان

گریٹ برٹن یورپ میں بڑا جزیرہ ہو اور انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ اور ویلس کے نام سے بولا جاتا ہے۔ جنوب میں انگلینڈ اور ویلس اور شمال میں اسکاٹ لینڈ ویلس کی کچھ طرف ایک جزیرہ آئر لینڈ ہے۔ چچ میں ایک کھڑی ہو۔ انگلینڈ کے رہنے والے انگلش اور اسکاٹ لینڈ والے اسکاچ اور آئر لینڈ والے آئرش کہلاتے ہیں آگے ان چاروں مقاموں کی بولیاں الگ الگ تھیں اب گویا سب انگریزی بولتے ہیں۔ انگلینڈ ہندوستان سے براہ کیٹپ بارہ ہزار میل دور ہو آگے چار پانچ مہینے میں جہاز آتا جاتا تھا مگر اب لوگ ایک مہینے میں اسطرح پہنچتے ہیں کہ مہینے سے دو مہینے کش پر سوار ہو کر سویر تک سترہ دن میں اور سویر سے

ہدایت برائے مدرسین

سب مقامات نقشے میں اچھی طرح دکھاؤ۔ اور بتاؤ کہ انگریز چار ہندوستان کے بادشاہ ہیں اسی ملک کے رہنے والے ہیں۔ اس ملک کا اور ہندوستان کا فاصلہ دکھاؤ۔ بتاؤ کہ سویر میں خشکی کا راستہ تھا تھوڑی دور جہاز سے اتر کے خشکی میں چلنا پڑتا تھا تھوڑے دن سے وہ زمین کاٹ کے اتنی بڑی نہر بنائی کہ جہاز اب انہیں چلتے ہیں۔

اسکندر نے اور متھرا تک شکی کی راہ سے سات دن میں بھر دھوئیں کش پر چھ دن میں انگلستان پہنچ جاتے ہیں یا نہیں تو پھر سویر سے ہو کر برابر پانی پانی لٹدن میں پانچ چھ ہفتے میں پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے سے چھپن برس پہلے جولیس قیصر روم انگلستان کو فتح کیا۔ اُن دنوں تک وہاں کے لوگ لکنا پڑھنا نہ جانتے تھے اور پہلو کے چھوڑوں اور غاروں اور درختوں کی آڑ میں رہتے تھے۔ اور عاقبت کے وعدہ قرض لیتے تھے اور جنگوں کے پہل اور دودھ اور شکار کا گوشت کھاتے تھے۔ اور جانوروں کی کھال پہنتے تھے اور ہاتھ پیروں کو نیلا رنگتے تھے اور ہتھوں کو چوڑے تھے اور زائیر آدمیوں کو بھینٹ دیتے تھے۔ ان لوگوں کے تین فرقے تھے۔ ایک بھاٹ جو بہادروں کے کبت بناتے تھے۔ دوسرے وی ٹیس وہ دین کی نصیحت اور علم غیب بیان کر کے لوگوں کو پھسلاتے تھے۔ تیسرے فرقہ ڈرواڈینی کاموٹن مصروف ہتے تھے۔ فوجداری اور دیوانی کی حکومت اسی فرقہ کو تھی جو انکا حکم نہ مانتا تھا وہ قتل ہوتا تھا۔ چار سو برس تک انگلستان میں رومیوں کا عمل رہا ہے۔ میں شہنشاہ ہونورس نے سب فوج اور حکومت انگلستان سے اٹھالی۔

انچاسواں سبق بقیہ بیان انگلستان

جب رومیوں کا عمل انگلستان سے اٹھ گیا تو اسکا ٹیلنڈ والوں نے خالی پاکر ٹوٹ مارشہ وع کر دی تب انگلستانیوں نے ناچار ہو کر بادشاہ روم سے مدد مانگی مگر وہاں سے کچھ بھی مدد نہ ملی۔ سیکسٹی والوں سے جو اسوقت میں بڑے بہادر تھے ملک چاہی انھوں نے اگر وہ قصہ تو رفع کر دیا مگر اس ملک کو دولت

ہدایت برائے مزمین

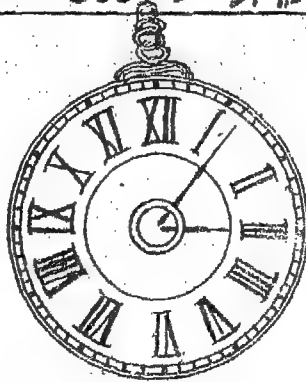
الفاظ کے معنی پوچھو اور بتاؤ۔ مطلب خوب طرح سمجھاؤ۔

اور رونق میں اپنے ملک سے زیادہ دیکھ کر ہوتے ہوتے آپ مالک بن بیٹھے اور سب طرف سے اطمینان پا کر آپس میں لڑنے لگے۔ انگلستان میں اس قوم کیسکس کے پندرہ بادشاہ ہوئے اخیر بادشاہ کا نام ایڈمنڈ روتین تن تھا اس سے سوین بادشاہ ڈینمارک کی بیٹی کینوٹ نے آدھا ملک لڑ کر جھین لیا۔

ڈین قوم کے تین بادشاہ ہوئے مگر انگلینڈ کے لوگوں نے ان کے ظلم سے گھبر کر پھر ایگبرٹ کی اولاد میں سے ایڈورڈ سوم کو بادشاہ بنا یا جب یہ بچہ اولاد مرا تو ہر لڈ دوم تخت پر بیٹھا اس کو ولیم منصور رئیس نارمنڈی نے مار کر تخت چھین لیا اور اکیس برس تک آپ بادشاہت کی پھر ولیم روفس نے تیرہ برس اور ہنری اول نے پینتیس برس اسٹیون نے اٹھارہ برس بادشاہت کی اسٹیون کے مرنے کے بعد ہنری دوم جو خاندان سیکسن اور نارمن دونوں کا وارث تھا تخت نشین ہوا دو سو پینتالیس برس تک اس خاندان کے آٹھ بادشاہ رہے ۱۱۹۹ء عیسوی سے ۱۲۶۴ء برس تک لنکسٹر خاندان کے تین بادشاہ اور ۱۲۶۴ء عیسوی سے خاندان یارک کے تین بادشاہ رہے ۱۲۸۵ء عیسوی سے خاندان یوڈریک تنو اٹھارہ برس تک حکمران رہا ۱۲۸۵ء عیسوی میں ملکہ الزبتھ کے بعد جیمس اول بادشاہ ہوا تب انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ میں میل ہو گیا اور نہایت عدل و انصاف کے سبب سے بادشاہت خوب چلی اور سلطنت متفقہ کھلانے لگی تب سے اب تک بے کھشک بادشاہت ہو رہی ہے اور ظلم اور بے انصافی بالکل نہیں ہے عدل اور انصاف اور غریب پر درمی اور رعیت نوازی روز بروز زیادہ ہے تعلیم کا رواج بھی اچھی طرح ہو رہا ہے لوگ وہاں کے سچے اور ویانت دار اور محنتی ہوتے ہیں مگر اکثر سنجیدہ مزاج اور سرد مہر ہوتے ہیں۔

پچاسوان سبق گھڑی کا بیان

گھڑی وہ کل ہے جس سے وقت معلوم ہوتا ہے ہندوستان میں وقت معلوم کرنے کی تین ترکیبیں ہیں مگر تینوں میں غلطی اور خرابیاں ہیں ایک دھوپ گھڑی جس میں دھوپ کی پچان سے وقت معلوم ہوتا ہے وہ رات اور بدلی میں بالکل بیکار ہے۔ دوسری ریت گھڑی اُس میں بالو ایک شیشے سے دوسرے شیشے میں ایک باریک سوراخ کی راہ سے ایک گھنٹہ جاتی ہے اُس میں کوئی نشان ایسا نہیں ہوتا ہے جس سے منٹ پل وغیرہ معلوم ہوا اور ایک آدمی اُس کو الٹ پلٹ کے لیے ہر وقت نظر ملائے ہوئے بیٹھا رہے علاوہ اسکے تھوڑے دنوں میں اُس کا چھید بالو کی رگڑ سے بڑھ جاتا ہے تب وہ بیکار ہو جاتی ہے تیسری پانی کی گھڑی کہ وہ ایک کٹورا ہوتا ہے جو پانی میں پڑا رہتا ہے اور اُس میں ایک باریک سوراخ کی راہ سے جو پینڈے میں ہوتا ہے پانی کٹورے میں آیا کرتا ہے جب کٹورہ بھر کر ڈوب جاتا ہے تو ایک گھنٹہ خیال کرتے ہیں اُس میں بھی وہی قباحتیں ہیں جو ریت گھڑی میں ہیں یورپ کے عقلمندوں نے دو گھڑیاں ایک کلاک گھڑی دوسری واچ اس ترکیب سے بنائی ہیں کہ ہر گھنٹہ کے گول دائرے کے برابر بارہ حصے کر کے ہر ایک حصہ کا نام درج رکھا ہے اور ان پر گھنٹہ معلوم ہونے کے لیے یہ حروف بطور نشان کے لکھ دیے ہیں جو کوئی ان حرفوں کو یاد کر لیتا ہے اُس کو گھڑی میں وقت معلوم ہو جاتا ہے۔



اور ہر ایک درجے کے برابر پانچ پانچ حصے کر کے منٹ دریافت کرنے کو انہر بھی نشان کر دیے ہیں اسپین دوسویان بڑی چھوٹی لگا دی ہیں وہ گھوما کرتی ہیں گھٹنے کی چھوٹی سوئی ایک گھٹنے میں ایک ہندسہ سے دوسرے ہندسہ پر یعنی پانچ درجہ پر پہنچتی ہے اور بڑی سوئی منٹ کی اتنی ہی ویر میں بارہون ہندسون یعنی ساٹھ درجوں پر گھوم جاتی ہے یورپ کے عقلمندوں نے رات و دن کو ۲۴ - گھنٹوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر گھنٹہ کے ۶۰ منٹ اور ہر منٹ کے ۶۰ سکند قرار دیے ہیں کلاک گھڑی بڑی ہوتی ہے اور اکثر طاق پر رکھی رہتی ہے اور آپ ہی آپ کل کے زور سے گھٹنے پر بجا کرتی ہے بعض گھڑیوں میں سکند کی سوئی بھی چھوٹے سے دائرے پر گھوما کرتی ہے اس سے سکند کے وقت معلوم ہوتے ہیں۔ وایچ جیسی گھڑی کو کہتے ہیں۔

اکاؤن سبق شہر لنڈن کے بیان میں

شہر لنڈن انگلینڈ کے بادشاہ کے رہنے کی جگہ ہے آگے اسکا طول وشل میل اور عرض چھ میل تھا اس شہر میں قریب تیس لاکھ آدمی کے بستے ہیں اور اسکا رقبہ بھی اب بہت بڑھ گیا ہے چنانچہ ہر سال اسپین چھتیس میل تک محلے یا بازار بڑھتے جاتے ہیں اس شہر کی آب و ہوا سب بڑے شہروں سے اچھی ہے ۱۷۵۰ء میں یہاں تلوآؤمیون تین آدمیوں سے بھی کم ضائع ہوئے تھے ۱۷۵۰ء میں اس شہر میں بارہ ہزار نان ہائی - آٹھ ہزار گمار - پانچ ہزار کتاب فروش - تین ہزار موچی - تینیس ہزار برہمنی - سولہ ہزار محرر - آٹھ ہزار باغبان - پانچ ہزار تین سو سنار - چار ہزار امیر - سات ہزار بھٹیارسے - تینیس ہزار درزی - پانچ ہزار گھڑی ساز - تین ہزار سوداگر - پانچ ہزار حکیم - تھے اور ان سب کے نوکروں کا ذکر نہیں۔ اسکے علاوہ لنڈن میں چھ ایسے مقام ہیں جہاں خاص کر کے جہازوں پر اسباب لاوا جاتا ہے اور انہر سے اسباب

آتا رہا تا ہی اور آئندہ سفر کے واسطے انکی مرمت کیجاتی ہے۔ یہ سلع میں جو اسباب تجارت
لنڈن سے اور ملکوں میں بھیجا گیا تھا اسکی قیمت تخمیناً چھتیس لاکھ روپیہ تھی اور جو چین
اور ملکوں سے لنڈن میں آئی تھیں انکی قیمت بھی قریب قریب یہی تھی کیونکہ ہر سال
اور ہر ولایت کی پیداوار انگلینڈ کے پاسے تخت میں آتی ہے۔ لنڈن کی کسال جہاں
روپیہ پر سکے پڑتا ہے بڑی خوبصورتی کے ساتھ عمدہ عمدہ کلون سے آراستہ ہوتا ہے
جسقدر سکے اس کسال میں ضرب دیا گیا تھا اسکی تفصیل یہ ہے۔

۶۰۰۲۱۱۴۰ روپیہ

سکہ طلائی

۴۶۲۵۲۸۰ روپیہ

سکہ نقرئی

۱۱۴۱۸۰ روپیہ

سکہ سی

محل ۶۴۷۹۰۹۰۰ روپیہ

لنڈن کا بڑا بنگ گھرا انگلینڈ کا بنگ گھر کہلاتا ہے اس میں آٹھ سو متصدی یا محکمہ کام
کرتے ہیں جنکی تنخواہ سالانہ کم سے کم بیس لاکھ روپیہ ہوتی ہے اسکے سوا اور بنگ گھر
بھی لنڈن میں ہیں جن میں کم سے کم ساٹھ خاص اور اٹھائیس عام بنگ گھر ہیں جن میں
لوگوں کا روپیہ جمع رہتا ہے۔ لنڈن میں کھانے کا بہت بڑا خرچ ہو چنانچہ ہر سال تخمیناً
دو لاکھ چالیس ہزار ٹیل۔ سترہ لاکھ بھیڑیں۔ اٹھائیس ہزار بچھڑے سینتیس لاکھ اڑتالیس
مرغیان اور اوریشمار جانوروں کا گوشت لوگ کھا جاتے ہیں وہاں پانی والوں کی
دش کپنیاں یعنی گروہ ہیں جو بیس لاکھ گھروں میں جن میں خزانے اور نل گے ہیں
پانی پہونچاتے ہیں یہ عوض یا خزانے خود بخود پانی سے بھر جاتے ہیں الغرض قریب
۴۰۵۱۲۹۲ من پانی ہر روز دیا جاتا ہے۔ لنڈن میں پانی کے بعد شراب کی قدر ہے
خصوصاً بیر یعنی جوکی شراب بہت مستعمل ہے۔ لنڈن میں لکڑی کی جگہ کولا مستعمل ہے چنانچہ
قریب ۱۰۰۰۰۰۰ من کولا سالانہ صرف ہوتا ہے کولے کا صرف سردی کی زیادتی اور

کمی کے موافق مختلف ہو۔ اگرچہ لنڈن بڑا مالدار شہر ہے تاہم شیشہ عیسوی میں غربا کی اعانت کے لیے ۴۰،۴۶،۳۶۰ روپیہ محصول رعایا سے لیا گیا اسپین سے ۱۰،۵۲۰،۸۷۶ خرچ ہوا۔ لنڈن کے ضلع میں ایک خیرات خانہ ہے جہاں غریب رہتے ہیں اور انھیں کھانا اور کپڑا ملتا ہے اور انکا علاج ہوتا ہے اور یہ سب مفت ہوتا ہے اور غربا کے لڑکوں کو اسکے گھروں پر تعلیم دیا جاتی ہے اور وہیں روٹی کپڑا ملتا ہے اور کوئی مفید پیشہ یا ہنر انھیں سکھایا جاتا ہے ہر خیرات خانہ میں ایک شفا خانہ مردوں کے واسطے ہے ایک عورتوں کے لیے ایک مکان مردوں کے واسطے ایک عورتوں کے لیے ایک ہسپتال کا مکان اور مدرسہ لڑکوں کے واسطے ایک مکان اور مدرسہ لڑکیوں کے لیے۔

باؤن سبق لنڈن کے رمون اور مکانات شاہی اور گر جوں اور پلون اور شفا خانوں کے بیان میں

لنڈن میں سات رستے عوام الناس کی سیر کے واسطے ہیں اور تین محل ملک معظمہ کے ہیں اور پچیس سے زیادہ شفا خانے ہیں محلات تو کچھ ایسے خوبصورت نہیں ہیں لیکن شفا خانے عمدہ ہیں چنانچہ ایک شخص اور کسی ملک کا رہنے والا لکھتا ہے کہ انگلینڈ میں محلات شاہی شفا خانے ہیں اور شفا خانے محلات شاہی ہیں — شیشہ عیسوی میں قریب ۳۵۱ اخبار کے لنڈن میں جاری تھے انہیں سے شواہد اجا ہر روز چھپتے تھے۔ لنڈن میں سب سے زیادہ خوبصورت محل کنگڈم پیلیس ہے اس کا مکہ معظمہ پیدا ہوئی تھیں۔ لنڈن میں سب سے بڑا گرجا سینٹ پال کیویہ قریب ۳۵ برس کے عرصہ میں تیار ہوا تھا اس گرجے کی بلندی ۳۷۰ فٹ ہے اور طول مشرق سے مغرب تک ۵۱۰ فٹ اور عرض شمال سے جنوب تک ۲۵۰ فٹ ہے اور پتھر کا بنا ہے اور اس کا رقبہ قریب تین بیگھہ کے ہے اس گرجے میں بعض بڑے بڑے

نامی لوگوں کی قبریں ہیں۔ دوسرا مشہور گرجا خانقاہ و سٹ فیسٹر ہی یہ گرجا
 آٹھویں صدی عیسوی سے پیشتر تھا یعنی اسے بنے ہوئے ہزار برس سے زیادہ
 ہوئے۔ اس گرجے میں بہت سے شاہزادے اور شاہزادیاں دفن ہیں اور ہر روز
 وہاں نماز ہوتی ہے جن مکانوں میں پارلیمنٹ کی کچہری ہوتی ہے وہ دریائے ٹیمس کے
 دونوں کناروں پر واقع ہیں۔ یہ مکان اپریل ششماع میں بننے شروع ہوئے تھے
 اس میں ایک مربع گھڑی کا برج بنا ہوا جسکی بلندی ۳۰۰ فٹ ہے اور اس میں وقت معلوم کرنے کے
 لیے ایک گھنٹہ لگا ہے جسکا وزن ۲۸ ٹن ہے جب اس مکان کے اندر جاسیے جہیں
 پہلا محکمہ پارلیمنٹ کا ہوتا ہے تو اسکی رنگ آمیزی اور طلاکاری سے نگاہ میں چکا پوچھا
 ہو جاتا ہے خاص کر کے تخت شاہی تو سونے چاندی اور جواہرات سے لدا ہوا ہے مگر جو
 آرائشی اس مکان میں ہے وہ محکمہ عوام میں نہیں ہے۔ لنڈن کے وہ باغات جن میں
 ہر قسم کے جانور رہتے ہیں دیکھنے کے قابل ہیں کہ دنیا میں جتنے عمدہ یا عجیب جانور ہیں
 ان میں سے اکثر ان باغات میں ہیں۔ لنڈن میں دریائے ٹیمس پر ٹوٹل ہیں سب سے
 بڑے پل کا طول ۹۰۴ فٹ ہے اور عرض ۵۳ فٹ اور اسکا بیج کا درجہ ۱۵۔ فٹ
 کشادہ ہے اس میں پانچ درمیں اور اسکی تعمیر میں دو کروڑ روپیہ صرف ہوا تھا۔
 لنڈن میں بارہ قید خانے ہیں ان میں سب سے مشہور قید خانہ ٹیوکیٹ ہے اور
 وٹل یا بارہ ریلین میں ۴۳۱۲ چھوٹی ڈاک گاڑیاں اور ۱۰۱۹ بڑی ڈاک گاڑیاں ہیں
 ہر چھوٹی ڈاک گاڑی میں دو آدمی مع اسباب جاسکتے ہیں اور فی میل ۴۰ روپے کرایہ دینا پڑتا ہے
 اور ہر ایک بڑی ڈاک گاڑی میں کوئی ۲۳-۲۴ آدمی جاسکتے ہیں اور اس میں آدمی
 چھ میل ۲ روپے کرایہ دیکر جاسکتا ہے چنانچہ فقط اسکے سوداگروں میں سے ایک جماعت
 ایک ہفتہ میں ۱۰۱۸۰ روپیہ کمایا۔ انگلستان کے عجائب خانہ کا ذکر بھی ضرور ہے
 اس عجائب خانہ میں ایسے ایسے قدیم زمانے کی چیزیں جمع ہیں جنکا مثل نہیں ہے

اور ایک عالیشان کتب خانہ اسمین ہو اس کتب خانہ میں قریب چھ لاکھ کتاب کے ہو
 اور ہر سال تیرہ ہزار کتابیں بڑھتی جاتی ہیں اور ایک بڑا سا پڑھنے کا کمرہ بنا ہو
 اسمین مناسب اسباب رکھے ہیں اور سب کتابیں ایک فہرست میں لکھی ہیں۔ سوداگری
 کی آسانی کے واسطے لنڈن میں زمین کے اندر ریل گاڑی بنائی گئی ہو اسمین
 شب و روز گیس کی روشنی رہتی ہو اور اسکے اندر تازمی ہوا جانے کے ذریعے
 ایجاد کیے گئے ہیں اور زمین کے اندر ایک پارسل کہنی یعنی کتا بہن وغیرہ بچانے کی
 ڈاک کے سوداگر بہن جنکی گاڑیاں فقط ہوا کے زور سے چلتی ہیں۔

فرہنگ کتاب تعلیم المبتدی حصہ دوم

لفظ	مشتق منہ	معنی لغوی	معنی اصطلاحی
باب المالف			
ع۔ اصطلاحی	صلح = نیکی	نسوب بہ اصطلاح	وہ معنی جو کسی فن خاص سے مخصوص ہوں مثلاً لفظ کے معنی اصلی پھینکنا ہے لیکن علم نحو میں اسکے معنی یہ ہیں کہ جیسے انسان تلفظ کرے یعنی بولے پس یہ دوسرے معنی لفظ کے اصطلاحی ہوئے۔
ع۔ اقبال	قبل = آگے	آگے آنا	نصیب ورمی خوش قسمتی دولت خست جیسے آج کل انگریزوں کا اقبال ہے۔
ع۔ اضافہ	ضیف - میل یا رغبت کرنا	ایک چیز کو دوسری چیز کی طرح نسبت دینا۔	نسبت دینا۔ بڑھانا۔ زیادہ کرنا۔
ع۔ اسلوب	سلب = لیجانا و آہستہ چلنا	طریق	ڈھنگ - طور - طرز - انداز - جیسے انگریزوں کی سلطنت کا اسلوب اچھا ہے۔

لفظ	مشتق منہ	معنی لغوی	معنی اصطلاحی
ع۔ اعلیٰ	علو۔ بلندی اونچائی۔	سب سے بلند۔ سب سے اونچا	سب سے زیادہ۔ بلند مرتبہ۔ ذی عزت۔ صاحب حکومت۔ جیسے صاحب چیف کمشنر حکام اودھ میں سب سے اعلیٰ ہیں۔
ع۔ ابو منصور	ابو۔ باپ اُل تعریف کا ہے۔ منصورہ دیکھا گیا ازنصر۔ مدد کرنا۔	باپ منصور کا۔ یعنی صاحب نصرت فتح و فیروزی۔ لقب ہے۔	وزیر شاہ دہلی و بانی ریاست اودھ و والد نواب شجاع الدولہ بہادر کا لقب ہے۔
ع۔ آصف الدولہ	آصف۔ حضرت سلیمان کے وزیر کا نام تھا۔ اُل تعریف کا ہے۔ دولہ سلطنت۔	مدبر و منتظم سلطنت	از بسکہ آصف ابن برخیا نہایت عادل و مدبر تھے لہذا فارسی میں آصف دوران۔ اُس حاکم کو کہتے ہیں جو بہت عقلمند و صاحب فراست ہو۔ اور نواب آصف الدولہ نواب شجاع الدولہ بہادر کے بیٹے تھے اور اُنکا نام میرزا امانی تھا۔
ع۔ صالت	اصل۔ جڑ بنیاد	+	شرافت قوم۔ ذات کا اچھا ہونا۔ جیسے یہ گھوڑا پایہ تلوار اصیل ہے۔

لفظ	مشتق منہ	معنی لغوی	معنی اصطلاحی
باب الباء			
ع۔ بحر الکابل	بحر۔ سمندر۔ کابل۔ ست۔	ست۔ ست۔ ست۔ والا سمندر۔	یہ سمندر اعلیم ایشیا۔ و امریکا کے درمیان میں واقع ہے۔ اور چونکہ اسپین تلاطم امواج نہیں ہے لہذا بحر الکابل کہلاتا ہے۔ چونکہ بسبب گہرے ہونے اور کافی وغیرہ کے اس دریا کا پانی سیاہ ہے لہذا اسے بحر ظلمات کہتے ہیں۔
ع۔ بحر ظلمات	بحر۔ سمندر۔ ظلمات جمع ظلمۃ۔ تاریکی اندھیرا۔	تاریک سمندر	
ع۔ بر مطلق	بر۔ خشکی۔ مطلق از اطلاق۔ قیدی کور ہا کرنا۔ اطلاق از مطلق۔ منتشر ہونا۔	عام یا غیر مقید	بر مطلق وہ ملحقہ زمین ہے جو بہت بڑا ہو۔
ع۔ برق	+	صاعقہ	بجلی
باب التاء			
ع۔ تقریب	قرب۔ نزدیکی	نزدیک کرنا	شادی۔ بیاہ۔ محفل۔ جیسے نواب صاحب کے یہاں آج کچھ تقریب ہے۔

لفظ	مشق منہ	معنی لغوی	معنی اصطلاحی
باب الدال			
ع۔ دارسلطنت	دار۔ گھر۔ ال تعریف کا ہے۔ سلطنت۔ بادشاہت راج۔	حکومت کی جگہ۔	وہ شہر جو جان بادشاہ رہتا ہے اور اسے پاسے تخت اور دارالخلافت بھی کہتے ہیں۔
ع۔ دائم حبس	دوام۔ ہمیشگی۔ ال تعریف کا ہے۔ جس بند کرنا قید کرنا۔	ہمیشہ کو قید کیا گیا یہ ایک سزائے قانونی ہے کہ جو مجرم کوئی بڑا گناہ کرتا ہے وہ عمر قید کیا جاتا ہے۔	
باب الراء			
ع۔ رفاقت	رفیق۔ نرمی کرتا۔ ورفقی مدد کرنا۔	رفیق ہم سفر	وفاداری خلوص محبت جیسے گھوڑا بڑا رفیق جانور ہوتا ہے۔
باب ال سین			
ع۔ سبحان اللہ	سبحان۔ خدا کو پاک جانتا۔ ال تعریف کا ہے۔ اللہ۔ خدا۔ پریشہز	سُبْحَانَ اللَّهِ پاک جانتا ہوں میں خدا کو بہت پاک ہے۔	یہ جملہ اردو میں تعجب یا تعریف کے مقام پر مستعمل ہوتا ہے جیسے سبحان اللہ کیا صورت ہے۔ سبحان اللہ کیا خوب بات فرمائی ہے۔

لفظ	مشق منہ	معنی لغوی	معنی اصطلاحی
باب الثمین			
شہ - شاہ خاور	شاہ - بادشاہ خاور - خورشید آفتاب - سورج	آفتاب	شاہ نادر میں اضافت توصیفی یا بیانی ہے۔ یعنی وہ آفتاب بادشاہ ہے۔ فارسی میں یہ آفتاب کا نام ہے۔ بدی - شاعت - جہاں شہ -
ع - شتر نفس	شتر - بُرائی نفس یا نفس مارہ وہ تو ہے جو آدمی کو بُرائی پر آمادہ کرتی ہے۔	نفس کی بُرائی	
باب العین			
ع - عراقی	عراق - بی ہستی	وہ ملک جو دریائے فرات اور دجلہ کے کنارے پر شہر آباد و موصل و قادیسیہ و حلوان کے درمیان میں واقع ہے۔	اسپ عراقی وہ گھوڑا ہے جو عراق میں پیدا ہوا ہے۔ یا عراقی سے آیا ہے۔
باب الفاء			
ع - فصاحت	فصح - بات کا کشادہ و درشت ہونا۔	خالی ہونا کلام کا حشیہ و زوائد سے	شیریں سخن - لطافت کلام - کلام میں الفاظ صحیحہ و عمدہ ہونا۔ زوائد و ثقیل الفاظ نہ ہونا۔

لفظ	مشقی منہ	معنی لغوی	معنی اصطلاحی
ع - مخرج	خروج - نکلنا	باب المیم	مخرج حرف وہ عضو ہے جس سے وہ حرف نکلتا ہے۔ جیسے عین کا مخرج حلق ہے ز کا مخرج نوک زبان ہے۔
ع - مرادف	رواف - ایک شخص جو دوسرے کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہو۔	باہم رواف یعنی پس پیش نشین ہونا۔	جو دو لفظ ایک معنی رکھتے ہوں وہ مرادف کہلاتے ہیں جیسا کہ عین اور چشم مرادف لفظ ہیں کہ دونوں کے معنی آنکھ ہیں۔
ع - منعقد	عقد - باندھنا	بندھا ہوا	منعقد ہونا - جمع ہونا - جیسے جلسہ منعقد ہوا - یا شادی کرنا۔
ف - ع	مہر - آفتاب - منیر	چمکنے یا چمکانے والا	آفتاب عالم تاب - شمس معنی۔
مہر - منیر	ازانارۃ چمکانا - انارۃ از نور - روشنی چمک۔	آفتاب	
ع - مسواک	سواک - دانت صاف کرنا۔	دانت صاف کرنے کا آلہ۔	مسواک جسے ہندو دوتون کہتے ہیں۔
ع - ملمع	تلخیص - چمکانا - ازلمع چمکانا۔	چمکانا یا گینا	تانبے وغیرہ پر چاندی یا سونا چڑھانا۔

لفظ	مشترق منہ	معنی لغوی	معنی اصطلاحی
ع۔ ممالک	جمع مملکت از ملک بادشاہی۔	مقام بادشاہی	سلطنت۔ ملک۔ ولایت۔
ع۔ مخور	تھیرا لہار۔ پانی گھوم گیا۔	کھار کے آنے کا تیر۔	وہ خط جو ایک قطب سے دوسرے قطب تک گیا ہو اور جہیز زمین گھومتی ہو۔
ع۔ منزلت	نزول۔ اترنا۔	اترنے کی جگہ۔	قدر۔ عزت۔ درجہ۔ مرتبہ۔
ع۔ مرادی	ارادہ۔ چاہنا۔	چاہا گیا۔	معنی مرادی اُسے کہتے ہیں کہ لفظ کے معنی درحقیقت کچھ ہوں لیکن مراد کچھ اور معنی لیے ہوں جیسے ضرغام سے جسکے اصلی معنی شیر ہیں مرد بہادر مراد لین۔
ع۔ میب	بیمت۔ ڈر	ڈرائے والا۔	خوف ناک۔ رعب دار۔ ڈرونا۔
باب الواو			
ع۔ ولادت	ولود۔ پیدائش	+	یوم یا تاریخ ولادت جس روز یا جس تاریخ کوئی پیدا ہوا۔

